جلد اول

(حصہ سوم)

PART III

مطلق قدرِ زائد کی پیداوار

THE PRODUCTION OF ABSOLUTE SURPLUS-VALUE

ساتواں باب

CHAPTER VII

عملِ محن اور قدرِ زائد پیدا کرنے کا عمل

THE LABOUR- PROCESS AND THE PROCESS OF PRODUCING SURPLUS- VALUE

فصلِ اول:- عملِ محن یا اقدارِ صرف کی پیداوار

SECTION 1:

The Labour-Process or the Production of Use-Values

سرمایہ دار اس وجہ سے قوتِ محن خریدتا ہے کہ اس کو استعمال میں لائے؛ اور استعمال میں لائی جانے والی قوتِ محن خود محن ہی ہے۔ قوتِ محن کا خریدار اس کو فروخت کنندہ کو کام پر لگاتے ہوئے خرچ کرتا ہے۔ جب آخرالذکر کام کرتا ہے تو جو کچھ وہ ماقبل صلاحیتی طور پر تھا اب حقیقی طور پر بن جاتا ہے یعنی متحرک قوتِ محن یا مزدور۔ اس مقصد کے لئے کہ اس کا محن ایک شے کی صورت میں ظاہر ہو، سب سے ضروری یہ ہوگا کہ وہ اپنے محن کو کسی مفید چیز پر خرچ کرے یعنی ایک ایسی چیز جو کسی قسم کی حاجت کی تسکین کرتی ہو۔ پس سرمایہ دار مزدور کو ایک مخصوص قدرِ صرف بنانے، یعنی کسی مخصوص چیز کو بنانے کے لئے کام پر لگاتا ہے۔ یہ حقیقت کہ اقدارِ صرف یا ساز وسامان کی پیداوار کا عمل ایک سرمایہ دار کی زیرِ نگرانی یا اس کی منشا پر جاری رکھا جاتا ہے، اُس پیداوار کے عمومی خاصے پر اثر انداز نہیں ہوتا۔ چنانچہ ہمیں اولاً تو عملِ محن کا اس مخصوص ہنتر سے علاوہ جائزہ لینا ہوگا جو یہ کسی سماجی حالات میں اختیار کرتی ہے۔

اولاً تو محن ایک ایسا عمل ہے جس میں انسان اور فطرت دونوں ہی حصہ لیتے ہیں، اور جس میں انسان خود اپنے ہی بل بوتے پر ان مادی ردِعملوں کو جاری کرتا ہے، نظم میں لاتا ہے اور کنٹرول میں کرتا ہے جو خود اس کے اور فطرت کے مابین جاری ہوتے ہیں۔ وہ فطرت کی ایک قوت بن کر خود کو فطرت کے خلاف لاتا ہے، اور اپنے بازوؤں اور ٹانگوں، سر اور ہاتھوں، اپنے جسم کی فطری قوت کو متحرک کرتا ہے تا کہ فطرت کی پیدا کی ہوئی چیزوں کو خود اپنی ضروریات کے مطابق بنا سکے۔ چنانچہ بیرونی دنیا پر برسرِعمل ہو کر اسے بدلتے ہوئے وہ عین اسی لمحے خود اپنی فطرت کو بھی بدل لیتا ہے۔ وہ اپنی خوابیدہ قوتوں کو بیدار کرتے ہوئے ان کو فطرت کی منشا کے مطابق کام کرنے پر اکساتا ہے۔ اس وقت ہم محن کی ان قدیمی جبلی ہنتروں کو زیرِ بحث نہیں لا رہے جو ہمیں حیوانِ محض کی یاد دلاتی ہیں۔ وقت کا ایک ناقابلِ پیمائش خلا چیزوں کی اس حالت کو جس میں ایک آدمی اپنی قوتِ محن کو شے کے بطور منڈی میں بیچنے کے لئے لاتا ہے، اس حالت سے جدا کرتا ہے جس میں محنِ انسانی ابھی تک اپنی پہلی جبلی منزل پر تھا۔ ہم محن کو ماقبل ہی ایک ایسی ہنتر تصور کرتے ہیں جو اس پر معروضی انسان کی مہر ثبت کرتی ہے۔ ایک مکڑا ایسے افعال سرانجام دیتا ہے جو ایک جولاہے کے کام سے کافی حد تک مشابہ ہیں، اور ایک شہد کی مکھی کی اپنے چھتے میں صناعی بہت سارے ماہرینِ تعمیرات کو شرمندگی سے دوچار کرتی ہے۔ لیکن جو چیز ایک کند ترین ماہرِ تعمیرات کو ذہین ترین شہد کی مکھی سے ممیّز کرتی ہے وہ یہ ہے کہ ایک ماہرِ تعمیرات اس [عمارت] کے ڈھانچے کو حقیقتاً کھڑا کرنے سے قبل اسے اپنے تصور میں قائم کرتا ہے۔ ہر عملِ محن کے اختتام پر ہم وہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں جو پہلے ہی اس کے آغاز کے وقت مزدور کے تصور میں موجود ہوتا ہے۔ وہ نہ صرف اس مواد میں ہنتری تبدیلی پیدا کرتا ہے جس پر وہ کام کر رہا ہوتا ہے، بلکہ اس کے ساتھ ساتھ وہ اپنے اس مقصد سے بھی آگاہ ہوتا ہے جو اس کے کام کے طریق کار کو قانون کا

درجہ دیتا ہے، اور اسے اپنی مرضی کو بھی اس کے تابع کرنا پڑتا ہے۔ اور یہ محکومیت محض ایک عارضی عمل ہی نہیں۔ جسمانی اعضاء کی عملداری سے قطع نظر، یہ عمل اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ تمام کے تمام عمل کے دوران کام کرنے والے کا ارادہ ایک تسلسل کے ساتھ اس کے مقصد سے ہم آہنگ ہو۔ اس کے معانی قریبی توجہ کے ہیں۔ وہ کام کی نوعیت سے اور اس کے کیئے جانے کے انداز سے، بطور ایک ایسے کام کے جو اس کی جسمانی اور ذہنی قوتوں کو باہر آنے کا موقع فراہم کرتا ہے، جتنا کم ہم آہنگ ہوگا، وہ اس سے اتنا ہی کم لطف اندوز ہوگا، چنانچہ وہ اتنی ہی زیادہ توجہ دینے پر مجبور ہوگا۔

عملِ محن کے ابتدائی مراحل یہ ہیں: 1. آدمی کا ذاتی عمل، یعنی کام بذاتِ خود ۔2. اس کام کا معمول، اور 3. اس کے اوزار و آلات۔

زمین (اور اگر معاشی طور پر بات کی جائے تو اس میں پانی بھی شامل ہوتا ہے۔) اپنی آزاد حالت میں جس میں یہ انسان کو ضروریاتِ زندگی یا پھر اشیائے خورنوش بہم پہنچاتی [1] ہے اس سے بالکل آزاد وجود رکھتی ہے، یہی محنِ انسانی کا آفاقی معمول subject ہے۔ وہ تمام چیزیں جن کو محن محض ان کے ماحول کے ساتھ فوری تعلق سے علیحدہ کرتا ہے، اُس محن کا سبجیکٹ بنتی ہیں جو فطرت خود سے مہیا کرتی ہے۔ ان میں سے ایک مچھلی ہے جسے ہم اس کے ماحول [پانی] سے پکڑتے ہیں، اور تنے جن کو ہم آزاد جنگلوں کی زمین پر گراتے ہیں، اور وہ دھاتیں جنہیں ہم زیرِ زمین بھرتوں سے نکالتے ہیں۔ اگر اس کے برعکس محن کا سبجیکٹ سابقہ محن سے چھن کر نکلے تو ہم اسے خام مال کہیں گے؛ جیسے کچ دھاتیں جو کشید کی جا چکی ہیں اور تطہیر کے لئے تیار ہیں۔ سارے کا سارا خام مال محن کا معمول ہے، لیکن محن کا ہر معمول خام مال نہیں ہوتا، یہ اس خام مال اس وقت بنتا ہے جب یہ محن کو بدولت کسی تبدیلی سے گزرتا ہے۔

محن کا آلہ ایک چیز ہے یا پھر چیزوں کا ایک جتھہ، جس کو مزدور خود اپنے اور محن کے معمول کے مابین لے آتا ہے، اور جو اس کی سرگرمی کا موصل بنتا ہے۔ وہ کسی مادے کے میکانیکی، طبعی، اور کیمیاوی خواص کو استعمال کرتا ہے تاکہ کسی اور مادے کو اپنے مقصد کے تابع بنانے کے لئے استعمال کر سکے [2]۔ اس قسم کی اشیائے خورد و نوش کے بنے بنائے ذرائع سے قطع نظر، جیسے پھل جن کو اکٹھا کرنے کے لئے انسان کی خود اپنی بانہیں اس کے محن کے اوزاروں کا کام دیتی ہیں، پہلی چیز جسے مزدور حاصل کرتا ہے خود اس کے محن کا معمول نہیں بلکہ اس کا اوزار ہے۔ اس طرح سے فطرت اس کی سرگرمیوں کا ایک جزو بن جاتی ہے یعنی ایک ایسا جزو جسے وہ اپنے جسمانی اعضاء کے ساتھ شامل کر لیتا ہے، اور باوجود انجیل مقدس کے یہ چیز اسے عظمت عطا کرتی ہے۔ جیسے زمین اس کی خوراک کا ذخیرہ خانہ ہے اسی طرح اس کا بنیادی آلہ خانہ بھی ہے۔ مثلاً یہ اُس کو ایسے پتھر مہیا کرتی ہے جنہیں وہ پھینکنے، پیسنے، دابنے، کاٹنے

وغیرہ کے طور پر استعمال کرتا ہے۔ زمین خود بھی محن کا ایک آلہ ہے، لیکن جب اس کو زراعت میں استعمال کیا جاتا ہے اس کو اوزاروں کے ایک دوسری قسم کے سلسلے اور محن کی نسبتاً زیادہ ترقی یافتہ صورت کی بھی کی ضرورت پڑتی ہے۔[3] جوں ہی محن میں کوئی چھوٹی سی تبدیلی رونما ہوتی ہے اس کو ایک خاص قسم کے ترقی یافتہ اوزاروں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے ہمیں قدیم ترین غاروں میں ہمیں پتھر کے اوزار اور ہتھیار ملتے ہیں۔ انسانی تاریخ کے ابتدائی دور میں پالتو جانور یعنی ایسے جانور جو مخصوص مقاصد کے لئے پالے جاتے تھے، اور جن میں محن کی بدولت ترقی آ چکی ہے، وہ محن کے لیے تیار کئے جانے والے دیگر آلات جیسے پتھر، لکڑی، ہڈیاں اور گھونگے وغیرہ کی طرح محن کے آلے کے طور پر بھی کام آتے تھے[4]۔ محن کے اوزاروں کی تیاری اور استعمال، اگرچہ اس کی انتہائی ابتدائی اشکال جانوروں کی کچھ نسلوں میں پائی جاتی ہیں، انسان ہی کے عملِ محن کا مخصوص خاصہ ہے۔ اسی وجہ سے فرینکلن انسان کو اوزار بنانے والا جانور گردانتا ہے۔ سماج کی قدیم بنتروں کی تحقیق میں قدیم معاشروں کے آلاتِ محن کی وہی اہمیت ہے جو جانوروں کی خاص نسلوں کی شناخت میں ہڈیوں کے فوسلز کی ہے۔ مختلف معاشی ادوار میں تخصیص کے سلسلے میں ہماری مددگار وہ چیزیں نہیں ثابت ہوتیں جو تیار کی جاتی تھیں بلکہ یہ کہ وہ چیزیں کس طرح سے، اور کن اوزاروں سے تیار کی جاتی تھیں[5]۔ آلاتِ محن ہمیں نہ صرف ترقی کے معیار کا وہ درجہ مہیا کرتے ہیں جو انسانی محن نے حاصل کر لیا ہے بلکہ وہ ان سماجی صورتِ احوال کے عکاس بھی ہوتے ہیں جن میں وہ محن جاری و ساری رکھا جاتا ہے۔ آلاتِ محن میں سے ایک ایسی قسم کے ہیں جن کی نوعیت میکانیکی ہے، جنہیں اگر ہم مجموعی طور پر دیکھیں تو ان کی حیثیت پیداوار کی ہڈیوں اور پسلیوں کی ہوگی، وہ پیداوار کے ایک خاص دور کی زیادہ حتمی خصوصیات پیش کر سکتے ہیں بہ نسبت اِن اشیاء کے جیسے پائپ، ٹب، ٹوکریاں اور مرتبان وغیرہ، کیونکہ یہ محض آلاتِ محن کا سامان رکھنے کے لئے استعمال ہوتے ہیں، جس کی اگر مزید درجہ بندی کی جائے تو ہم ان کو پیداوار کی عروق و نالیاں قرار دے سکتے ہیں۔ آخرالذکر کا اہم کردار کیمیائی صنعت میں پہلے پہل وقوع پذیر ہوتا ہے۔

وسیع تر معنوں میں ہم آلاتِ محن میں اُن آلات کے ساتھ ساتھ جن سے محن اپنے معمولتک براہِ راست منتقل ہو جاتا ہے، اور اس طرح سے جو ایک یا دوسرے طریقے سے عمل کے موصل ثابت ہوتے ہیں، ان چیزوں کو بھی شامل رکھیں گے جو عملِ محن کو پروان چڑھانے کے لئے ضروری ہوتی ہیں۔ وہ چیزیں محن کے عمل میں براہِ راست شامل نہیں ہوتیں، مگر ان کی عدم موجودگی میں [عمل محن] یا تو سرے سے رونما ہی نہیں ہوتا یا پھر محض جزوی طور پر ہوتا ہے۔ یہاں زمین ہمیں ایک بار پھر اس قسم کا ایک آفاقی آلہ نظر آتی ہے، کیونکہ یہ مزدور کے پاؤں تلے زمین کا درجہ رکھتی ہے، اور اس کی سرگرمیوں کو عملی جامہ پہنانے کا میدان۔ ان آلات کے ساتھ ساتھ جو گذشتہ محن کا نتیجہ ہوتے ہیں اور اِس قسم میں شامل ہیں، ہمیں ورکشاپیں، نہریں، سڑکیں وغیرہ بھی ملتی ہیں۔

عملِ محن میں، جوشروع ہی سے اس طرح تشکیل دیا جاتا ہے، آلاتِ محن کی مدد سے انسانی عمل اس شے میں تبدیلی پیدا کرتی ہے جس پر کام کیا جاتا ہے۔ عمل مصنوعہ کے اندر غائب ہو جاتا ہے، آخرالذکر [مصنوعہ] ایک قدرِ صرف ہے، یعنی فطرت کا وہ مواد جس کو انسانی حاجات کے لئے بنتری تبدیلی سے دوچار کیا گیا ہے۔ محن نے خود کو اپنے معمول کے ساتھ متجسم کر لیا ہے؛ اول الذکر کی مادی شکل بنی اور یہ آخرالذکر منتقل ہوا۔ وہ جو مزدور میں حرکت کے بطور ظاہر ہوا تھا، اب مصنوعہ میں خاصے کے بطور ظاہر ہو رہا ہے جو کہ جامد ہے۔ لوہار ڈھلائی کرتا ہے اور اس مصنوعہ ڈھلائی ہے۔

اگر ہم اس سارے کے سارے عمل کو اس کے نتیجے یعنی مصنوعہ [6] کے نقطۂ نظر سے دیکھیں تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ آلاتِ محن اور محن کا معمولپیداوار کے ذرائع ہیں، اور یہ کہ محن خود پیداواری محن ہے [7]۔

اگرچہ ایک مصنوعہ کی بنتر میں ایک قدرِ صرف عملِ محن ہی سے حاصل ہوتی ہے، تاہم دیگر اقدارِ صرف یعنی گذشتہ محن کی مصنوعات، اس میں ذرائع پیداوار کے بطور داخل ہوتی ہیں۔ یہی قدرِ صرف بیک وقت گذشتہ عمل کی مصنوعہ بھی ہوتی ہے اور بعد کے عمل میں ذریعۂ پیداوار بھی۔ چنانچہ مصنوعات نہ صرف نتائج ہوتے ہیں بلکہ محن کی بنیادی شرائط بھی۔

قدرتی پیداوار سے متعلقہ صنعتوں کے علاوہ جن میں محن کے لئے مواد فطرت فوری مہیا کر دیتی ہے، جیسے کانیں، شکار کرنا، ماہی گیری، اور زراعت وغیرہ (جیسا کہ زراعت کا تعلق آزاد زمین کو کھودنے سے ہے) صنعت کی دوسری تمام شاخیں خام مال کو استعمال میں لاتی ہیں، یعنی ایسے مواد جو ماقبل ہی محن سے چھن کر آئے ہوتے ہیں اور پہلے ہی سے محن کے مصنوعہ ہوتے ہیں، جیسے زراعت میں بیج۔ جانور اور پودے جن کو فطرت کی پیداوار تصور کرنے کی روایت ہم میں موجود ہے، اپنی موجودہ شکل میں نہ صرف یہ کہ پچھلے سال کی پیداوار ہیں بلکہ ان تدریجی تغیرات اور تبادلات کا حاصل ہیں جو کئی نسلوں سے انسان کے زیرِ نگیں اور اس کے محن کی بدولت ہوتے چلے آ رہے ہیں۔ بلکہ اکثر صورتوں میں آلاتِ محن ایک عام سطحی مبصر کو بھی ماضی کے ادوار میں محن کی علامات کا پتا دیتے ہیں۔

خام مال ایک مصنوعہ کی بنیادی ماہیت ہو سکتا ہے، یا پھر یہ اس میں محض ایک معاون عنصر کے بطور شامل ہو سکتا ہے۔ ایک معاون عنصر آلاتِ محن کے استعمال میں بھی آ سکتا ہے، جیسے بوائلر کے نیچے جلنے والا کوئلہ، پہیے میں استعمال ہونے والا تیل، لِدو جانوروں کے لئے چارہ، یا پھر یہ خام مال سے بھی ملا ہو سکتا ہے تاکہ کوئی خوبی لائی جا سکے، جیسے کلورین کو کورے کپڑے میں، کوئلے کو لوہے میں، اور رنگ کے ساز و سامان کو اُون میں ملایا جاتا ہے، یا پھر، وہ خود اصل کام کو جاری رکھنے میں مدد دیتا ہے، جیسے ان موادوں کے معاملے میں جو ورکشاپوں کو گرمانے اور روشن

کرنے کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔کیمیاوی صنعتوں میں آ کر بنیادی مواد اور معاون مواد کا فرق مٹ جاتا ہے کیونکہ وہاں پر کوئی بھی خام مال اپنی بنیادی ترکیبی شکل میں پیداوار کی ماہیت میں دوبارہ ظاہر نہیں ہوتا۔

ہر چیز متعدد خواص کی حامل ہوتی ہے، چنانچہ اس کو کئی طرح سے استعمال میں لایا جا سکتا ہے۔ایک ہی مصنوعہ کئی قسم کے مختلف عملوں میں خام مال کا کام دے سکتی ہے۔مثال کے طور پر غلہ آٹے کی چکی چلانے والوں کے لئے بھی خام مال ہوسکتا ہے،نشاستہ بنانے والوں کے لئے بھی اور مویشی پالنے والوں کے لئے بھی۔یہ خود اپنی پیداوار میں بھی بیج کی صورت میں خام مال کے بطور شامل ہوتا ہے۔کوئلہ بھی کوئلہ بنانے کے لئے بیک وقت ذریعۂ پیداوار بھی ہوتا ہے اور مصنوعہ بھی۔8

مزید براں،ایک خاص مصنوعہ ایک ہی عمل میں آلۂ محنت اور خام مال ہر دو کے بطور استعمال ہو سکتی ہے۔مثال کے طور پر مویشی کے پالنے ہی کو لیجئے جہاں ایک طرف جانور خام مال ہے تو ساتھ ساتھ کھاد بنانے کا ذریعہ بھی ہے۔

ایک مصنوعہ اگرچہ فوری استعمال کے لئے تیار بھی ہو،اس کے باوجود وہ کسی اور مصنوعہ کے لئے خام مال کا کام دے سکتی ہے، جیسے انگور کہ جب وہ شراب کے لئے خام مال بن جاتے ہیں۔دوسری طرف محنت ہمیں اپنی مصنوعات اس شکل میں دے سکتا ہے کہ ہم ان کو صرف خام مال کے بطور استعمال کریں، جیسے روئی، رسی اور دھاگے کے معاملے میں۔ایسے خام مال اگرچہ خود مصنوعات ہیں،ممکن ہے کہ ان کو پیداوار بننے کے لئے عملوں کے ایک طویل سلسلے سے گزرنا پڑتا ہو۔ایک اس سلسلے میں سے ہر کڑی پر، وہ مستقل طور بدلتی ہوئی اشکال میں، خام مال کا کام دیں یہاں تک کہ اس سلسلے کی آخری کڑی پر وہ مکمل پیداوار بن جاتا ہے، یا پھر آلۂ محنت کے بطور کام کرتا ہے۔

پس ہم دیکھتے ہیں کہ چاہے ایک قدرِ صرف کو خام مال کے بطور لیا جائے، محنت کے آلہ کے بطور یا پھر مصنوعہ کے بطور، اس کا تعین کلی طور پر محنت کے عمل میں اس کے کردار اور اس کے منصب سے ہوگا۔جب اس میں تبدیلی آئے گی، اسی طرح سے اس کا کردار بھی بدل جائے گا۔

چنانچہ جب بھی ایک مصنوعہ ایک نئے عملِ محنت میں ذریعۂ پیداوار کے بطور داخل ہوتی ہے، اس مقام پر یہ اپنا مصنوعہ کا خاصہ کھو دیتی ہے اور عمل میں محض ایک جزو بن کر رہ جاتی ہے۔ایک کاتنے والا اپنے تکلوں کو صرف کاتنے کے آلات ہی سمجھتا ہے اور روئی کو صرف وہ مواد جسے وہ کاتتا ہے۔یقیناً مواد اور تکلوں کے بغیر کاتنا ناممکن ہے؛ چنانچہ ان چیزوں کی مصنوعات کے بطور موجودگی کاتنے کا عمل شروع ہونے سے قبل ہی ہونی چاہیے۔لیکن خود کاتنے کے عمل میں یہ حقیقت کہ وہ سابقہ محنت کی مصنوعات ہیں زیادہ اہمیت کا معاملہ نہیں، بالکل اسی طرح جیسے ہاضمے کے عمل میں یہ بات قطعاً کسی اہمیت کی حامل نہیں کہ روٹی کسان، مل چلانے والے اور نانبائی کی مختلف

نوعیّتوں کے محن کی مصنوعہ ہے۔اس سے برعکس عام طور بطور مصنوعہ کے کسی بھی خامی کی وجہ سے آلاتِ پیداوار کا خاصہ پیداواری عمل کے دوران کھل کر سامنے آتا ہے۔ایک کند چاقو یا ایک کمزور دھاگہ ہمیں مسٹر A.یعنی چھری کانٹے بنانے والے، یا مسٹر B کاتنے والے کی یاد دلاتا ہے۔ایک مکمل شدہ مصنوعہ میں وہ محن جس کے ذریعے یہ مفید خواص کا حامل بنا ہے ظاہر نہیں ہوتی بلکہ بظاہر غائب ہو جاتی ہے۔

وہ مشین جو محن کے مقاصد میں کام نہیں آتی، بے کار ہو جاتی ہے۔ پھر اس کے ساتھ ساتھ وہ فطری قوتوں کے تباہ کن اثرات کی زد میں بھی آ جاتی ہے۔لوہے کو زنگ لگ جاتا ہے اور لکڑی گلنے لگتی ہے۔جس دھاگے کو ہم کتائی بنائی میں استعمال نہیں کرتے اس کی روئی ضائع جاتی ہے۔زندہ محن کو انہیں چیزوں کو کام میں لانا پڑتا ہے اور ان کو موت کی نیند سے جگانا ہوتا ہے، اور ان کو محض ممکنہ اقدارِ صرف سے بدل کر اصلی اور کارآمد بنانا ہوتا ہے۔محن کی آگ میں گویا کہ تپ کر اور محن کے نظام کا لازمی جزو بن کر، یا پھر پیداوار کے عمل میں اپنے مناصب سرانجام دینے کے لئے زندہ و تابندہ ہو کر یہ چیزیں صحیح تر معنوں میں استعمال میں آ جاتی ہیں۔لیکن ان کی یہ کھپت کسی مقصد کے تحت ہی ہوتی ہے، یعنی اقدارِ صرف کے لیے ابتدائی اجزاء بن کر وہ ذرائع خورد و نوش یا کسی نئے عمل کے لئے ذریعۂ پیداوار بننے کو تیار ہیں۔

اب، ایک طرف مکمل شدہ مصنوعات نہ صرف کہ محض نتائج ہیں، بلکہ عملِ محن کی ضروری شرائط بھی؛ دوسری جانب، اس صورت میں ان کو اُس عمل کے اندر اختیار کرنا، زندہ محن کے ساتھ ان کا رابطہ، وہ واحد ذریعہ رہ جاتا ہے جس کے ذریعے ان کا اقدارِ صرف کا خاصہ برقرار رکھا جا سکتا ہے، اور استفادہ بھیکیا جا سکتا ہے۔

محن اپنے مادی عوامل، اپنا معمول، اور اپنے آلات بروئے کار لاتا ہے، ان کو صرف کرتا ہے چنانچہ کھپت کا عمل بن جاتا ہے۔اس طرح کی افزودہ کھپت کو انفرادی کھپت سے اس بات کی رو سے ممیّز کیا جا سکتا ہے کہ آخر الذکر میں مصنوعات کی کھپت عمل میں آتی ہے جیسے زندہ افراد کے لئے ذرائع خورد و نوش، اور اول الذکر میں ایسے ذرائع کے بطور کہ صرف ان میں محن یعنی زندہ فرد کی قوتِ محن متحرک ہونے کے قابل بنائی جاتی ہے۔ چنانچہ فردی کھپت میں مصنوعہ خود صارف ہی ہے؛ افزودہ کھپت کا نتیجہ ایک ایسی مصنوعہ ہے جو صارف سے ممیّز ہے۔

اب جہاں تک کہ اس کے آلات اور معمول خود بھی مصنوعہ چیزیں ہیں، چنانچہ محن مصنوعات کی تخلیقِ نو کے لئے مصنوعہ چیزوں کو خرچ کرتا ہے، یا پھر دوسرے لفظوں میں، مصنوعات کے ایک جتھے کو اس لئے کھپاتا ہے کہ ان کو ذرائع پیداوار میں بدلتے ہوئے ایک اور جتھے کے لئے تیار کیا جا سکے۔لیکن جس طرح شروع میں، عملِ محن کے حصہ لینے والوں میں صرف انسان اور زمین تھے، جو مابعد انسان سے آزادانہ طور پر وجود رکھنے لگی، چنانچہ اب بھی ہم اس عمل میں بہت سے پیداواری ذرائع استعمال کرتے ہیں جن کو براہِ راست طور پر فطرت سے حاصلکیا جاتا ہے،

جوانسانی محن کے ساتھ کسی قسم کی فطری ماہیتوں کے ملاپ کا پتا نہیں دیتی۔

عملِ محن اگر متذکرہ بالا انداز میں اپنے سادہ ابتدائی عناصر میں منقسم ہو جائے تو وہ ایسا انسانی فعل ہے جس کو اقدارِ صرف کی تخلیق کے لئے اختیار کیا گیا ہو یعنی فطری ماہیتوں کو انسانی حاجات کے لئے حاصل کرنا۔ یہ انسان اور فطرت کے مابین دو طرفہ مادی تعلقات کی لازمی شرط ہے۔ یہ انسانی بقا کے لئے فطرت کی لاگو کردہ ایک دائمی شرط ہے چنانچہ انسانی وجود کے ہر سماجی دور سے آزاد ہے، یا پھر ایسے ہر سماجی دور میں مشترک ہے۔ اسی وجہ سے یہ بات ضروری نہ تھی کہ مزدور کو دوسرے مزدوروں کے ساتھ ربط میں دکھایا جائے، مطلب یہ کہ انسان اور اس کے محن کو ایک طرف اور فطرت اور اس کے موادوں کو دوسری طرف دکھانا کافی تھا۔ جیسا کہ جَو کے دلیے سے اس بات کا پتا نہیں چلتا کہ جَو کس نے بویا ہے، اور نہ یہ سادہ عمل اس بات کی وضاحت کرتا ہے کہ یہ خود کن شرائط کے تحت رونما ہو رہا ہے، آیا کہ غلاموں کے مالک کے وحشیانہ کوڑوں کے ڈر سے یا پھر سرمایہ دار کی بیتاب نظروں کے نیچے؛ آیا کہ ایک عُزلت نشین جاگیردار اپنی چھوٹی سی جاگیر کو داشت کر کے یہ محنت کر رہا ہے یا پھر ایک وحشی پتھروں سے جنگلی جانوروں کو مارتے ہوئے عملِ محن انجام دے رہا ہے۔ [9]

آئے اب ہم اپنے متوقع سرمایہ دار کی طرف دوبارہ رجوع کرتے ہیں۔ ہم نے اس کو اس وقت چھوڑا تھا جب کھلی منڈی میں ابھی اس نے عملِ محن کے تمام اہم عوامل کی خریداری کی ہی تھی؛ یعنی اس کے معروضی اجزاء کی جیسے، پیداواری ذرائع، اور ساتھ ساتھ اس کے موضوعی ذرائع بھی جیسے قوتِ محن۔ ایک ماہر کی تیز نظری سے اس نے ذرائع پیداوار اور قوتِ محن کی وہ قسم منتخب کی ہے جو اس کے پیشے کے ساتھ گہری مطابقت رکھتی ہے، چاہے یہ پیشہ کاتنے کا ہو، جفت سازی کا، یا پھر کسی بھی دوسری قسم کا۔ پھر وہ اپنی شے یعنی اس قوتِ محن کو جو اس نے حال ہی میں خریدی ہوتی ہے کھپاتا ہے، وہ اس طرح کہ اُس مزدور یعنی اِس محن کی تجسیم کو مجبور کرتا ہے کہ وہ ذرائع پیداوار کو اپنے محن کے ذریعے استعمال میں لائے۔ عملِ محن کا عام خاصہ ظاہراً اس حقیقت سے بدلا نہیں جا سکتا کہ مزدور اپنے بجائے سرمایہ دار کے لئے کام کرے۔ مزید یہ کہ وہ مخصوص طریقے اور سرگرمیاں جو جفت سازی یا کتائی کے لئے بروئے کار لائے جاتے ہیں سرمایہ دار کی مداخلت سے بدل نہیں جاتے۔ سرمایہ دار کو جس قسم کی قوتِ محن منڈی سے حاصل ہوتی ہے اس ہی کو بروئے کار لاتے ہوئے کام کا آغاز کرنا ہوتا ہے، اور نتیجتاً اس کو اسی قسم کے محن سے مطمئن بھی ہونا چاہیے جیسی سرمایہ داروں کے ظہور سے کچھ دیر پہلے موجود ہوتی ہے۔ محن جب سرمائے کے ماتحت چلا جاتا ہے تو اس صورت میں جو تبدیلی پیداواری طریقوں میں رونما ہوتی ہے محض بعد والے عرصوں ہی میں نمودار ہو سکتی ہے، چنانچہ اُس کو زیرِ بحث بھی بعد والے ابواب ہی میں لایا جائے گا۔

عملِ محن جب اس عمل میں بدل جائے جس کے ذریعے سرمایہ دار قوتِ محن کو خرچ کر سکے تو یہ دو خواصی

مظاہر کی نشاندہی کرتا ہے۔ اولاً مزدور اس سرمایہ دار کی سرپرستی میں کام کرتا ہے جس کی ملکیت میں اُس کا محن ہے؛ سرمایہ دار اس بات کا پورا خیال رکھتا ہے کہ کام ایک خاص طریقے کے تحت انجام پذیر ہو رہا ہے، اور یہ کہ پیداواری ذرائع ذہانت کے ساتھ استعمال ہو رہے ہیں، تا کہ خام مال اتنا ہی ضائع ہو اور آلات وغیرہ کی ٹوٹ پھوٹ بھی اتنی ہی ہو جتنی اس کام میں لازمی طور پر ہوتی ہے۔

ثانیاً یہ کہ مصنوعات سرمایہ دار کی ملکیت ہوتی ہے نہ کہ مزدور کی، جو محض اس کا فوری پیدا کنندہ ہے۔ فرض کریں کہ ایک سرمایہ دار ایک دن کی قوتِ محن کو اس کی قدر سے مساوی اجرت دیتا ہے؛ اس صورت میں اُس محن کو ایک دن کے لئے استعمال کرنے کا حق سرمایہ دار کے پاس آ جاتا ہے بالکل اسی طرح جیسے اپنی کسی بھی دوسری شے کو استعمال کرنے کا حق اس کے پاس ہے، جیسے ایک گھوڑا جو ایک دن کے لئے کرائے پر لیا جاتا ہے۔ کسی شے کا استعمال اس کے خرید کنندہ کی ملکیت ہے، اور قوتِ محن کا فروخت کنندہ اپنا محن دیتے ہوئے، درحقیقت اس سے زیادہ کچھ نہیں کرتا کہ اس قدرِ صرف سے الگ ہو جائے جس کو فروخت کر چکا ہے۔ جس لمحے وہ کارخانے میں قدم رکھتا ہے، اس کی قوتِ محن کی قدرِ صرف، اور چنانچہ اس کا استعمال بھی جو کہ محن ہے سرمایہ دار کی ملکیت میں چلا جاتا ہے۔ قوتِ محن کو خرید کر سرمایہ دار غیر زندہ مصنوعات میں زندہ خمیر کی مانند داخل کر دیتا ہے۔ اس نقطۂ نظر کے تحت عملِ محن ایک خریدی ہوئی شے، یعنی قوتِ محن، کی کھپت کے علاوہ اور کچھ نہیں۔ لیکن یہ کھپت اس وقت تک عمل میں نہیں آ سکتی جب تک قوتِ محن کو پیداواری ذرائع بہم نہیں پہنچائے جاتے۔ عملِ محن ایک ایسا عمل ہے جو سرمایہ دار کی خریدی ہوئی چیزوں، یعنی اس کی ملکیتی چیزوں کے مابین رونما ہوتا ہے۔ چنانچہ اس عمل کی مصنوعات اسی کی ملکیت ہیں، ٹھیک اُس انداز میں جیسے شراب جو عملِ تخمیر کی پیداوار ہے اور اسی کے ملکیتی شراب خانے میں تیار ہوتی ہے۔[10]

فصلِ سوم:- قدرِ زائد کی پیداوار

جو مصنوعہ سرمایہ دار کیحصول ہے وہ قدرِ صرف ہے، جیسے دھاگہ، جوتے وغیرہ۔ لیکن اگرچہ جوتے ایک طرح سے تمام سماجی ترقی کی بنیاد ہیں، اور ہمارا سرمایہ دار طے شدہ طور پر ''ترقی پسند'' ہے اس کے باوجود وہ جوتے برائے جوتے تیار نہیں کرتا۔ قدرِ صرف اشیاء کی پیداوار میں مقصود بالذات نہیں ہوتی۔ صرف سرمایہ دار ہی اقدارِ

صرف پیدا کرتا ہے، کیونکہ اور جہاں تک کہ وہ عنصر اولیٰ substratum ، یعنی اقدارِ مبادلہ کا اجماع ہوتی ہیں۔ ہمارے سرمایہ دار کے پیشِ نظر دو مقاصد ہیں: پہلی صورت میں وہ ایک ایسی قدر صرف پیدا کرنا چاہتا ہے جو قدر مبادلہ کی حامل ہو، مطلب یہ کہ ایک ایسی چیز جو فروخت ہونا ہے یعنی ایک شے؛ اور دوسری صورت میں وہ ایک ایسی شے پیدا کرنا چاہتا ہے جس کی قدر ان اشیاء کی اقدار کے کل مجموعے سے زیادہ ہو جو اس کی پیداوار میں استعمال ہوئی ہیں، یعنی کہ، ذرائع پیداوار کی اور قوتِ محنت کی جو اس نے کھلی منڈی میں اپنے ذاتی روپے کے عوض خرید کی تھیں۔ اس کا مقصد نہ صرف قدرِ صرف پیدا کرنا ہے بلکہ ایک شے بھی، نہ صرف قدرِ صرف بلکہ قدر بھی، نہ صرف قدر بلکہ اسی وقت قدر زائد بھی۔

یہ بات ذہن نشین رہنی چاہیے کہ اس وقت ہمارا موضوع اشیاء کی پیداوار ہے، اور یہ کہ اس مقام تک ہم اس عمل کا صرف ایک پہلو زیرِ بحث لائے ہیں۔ جیسے اشیاء بیک وقت اقدارِ صرف اور اقدار ہوتی ہیں بالکل اسی طرح ان کو پیدا کرنے والا عمل بھی عملِ محنت اور اسی وقت قدر تخلیق کرنے والا عمل ہونا چاہیے۔ 11

اب ہم پیداوار کو قدر پیدا کرنے والے عمل کی رو سے دیکھتے ہیں۔

ہم جانتے ہیں کہ ہر شے کی قدر اس پر خرچ آنے والے اور اس میں شامل ہونے والے محنت کی مقدار سے متعین ہوتی ہے، یعنی اس وقتِ کار سے جو خاص سماجی حالات کے تحت اس کی پیداوار کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ یہ اصول اس مصنوعات کے سلسلے میں بھی درست ثابت ہوتا ہے جو ہمارے سرمایہ دار نے حاصل کی ہیں، جو اس کے لئے ہونے والے عمل محنت کا نتیجہ ہے۔ مصنوعہ کو 10 پونڈ سوت تصور کرتے ہوئے پہلا مرحلہ یہ ہوگا کہ اس میں شامل ہونے والے محنت کا حساب لگائیں۔

سوت کو کاتنے کے لئے خام مال درکار ہوگا، اس معاملے میں ہم 10 پونڈ روئی فرض کرتے ہیں۔ فی الوقت ہمیں اس کی قدر کی چھان بین کرنے کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ ہم فرض کریں گے کہ ہمارے سرمایہ دار نے اسے اس کی پوری قدر میں خریدا ہے جو ہم 10 شلنگ فرض کرتے ہیں۔ اس قیمت میں روئی کی پیداوار کے لئے درکار محنت سماج کے اوسط محنت کی شکل میں ماقبل ہی اظہار پا چکا ہے۔ ہم یہ بھی فرض کرتے ہیں کہ تکلا، ہمارے موجودہ مفروضے کے مطابق، استعمال میں آنے والے دیگر آلاتِ محنت کی نمائندگی کرتے ہوئے 2 شلنگ کی قدر کے برابر گھس سکتا ہے۔ اب اگر 24 گھنٹے کا محنت یا دو دہاڑیاں سونے کی اس مقدار کو پیدا کرنے کے لئے درکار ہیں جنہیں 10 شلنگ بیان کر رہے ہیں، تو یہاں پر آغاز ہی میں ہمارے پاس سوت میں متجسم دو دن کا محنت پہلے سے موجود ہے۔

ہمیں اس بات سے دھوکا نہیں کھانا چاہیے کہ جس دوران روئی نے نئی شکل حاصل کی ہے اس دوران تکلے کی ماہیت کسی حد تک استعمال ہوئی ہے۔ قدر کے عمومی قانون کی رو سے اگر 40 گرام سوت کی قدر = 40 گرام روئی

کی قدر + پورے تکلے کی قدر، یہ کہ اگر مساوات کی دونوں طرف موجود اشیاء کی تیاری کے لئے ایک جیسا عرصۂ محن ہی درکار رہوتو پھر سوت کے 10 گرام روئی کے 10 گرام، ساتھ ہی تکلے کے ایک چوتھائی حصے کے لئے مساوی القدر کا درجہ رکھیں گے۔ ہمارے پیشِ نظر معاملے میں ایک طرف 10 گرام سوت میں اور دوسری طرف 10 گرام روئی اور تکلے کی معمولی سی گھسائی میں برابر برابر عرصۂ محن مجسم ہوا ہے۔اس لئے قدر چاہے روئی میں ظاہر ہو یا تکلے میں یا پھر سوت میں اس سے قدر کی مقدار میں کوئی فرق نہیں آتا۔تکلا اور روئی ایک ساتھ جامد پڑے رہنے کے بجائے اس عمل کو اکٹھے اختیار کر لیتے ہیں ان کی ہیئتوں میں تبدیلی آتی ہے اور وہ سوت میں تبدیل ہو جاتے ہیں؛ لیکن اس حقیقت سے ان کی [اپنی] قدر پر اس سے زیادہ کوئی اثر نہیں پڑا، اگر ایسا ہوتا کہ انہیں صرف دھاگے میں ان کے مساوی القدر سے تبدیل کر لیا گیا ہوتا۔

محن جو روئی کی پیداوار کے لئے ضروری ہے جو سوت کے لئے خام مال کی حیثیت رکھتی ہے، [درحقیقت] اس محن کا حصہ ہے جو سوت کو پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے، چنانچہ وہ بھی سوت میں موجود ہے۔یہی بات تکلے میں مجسم محن کے لئے بھی صادق آتی ہے جس کی گھسائی بغیر روئی کو کاتا نہیں جا سکتا تھا۔

پس سوت کی قدر یا اس کی پیداوار کے لئے درکار محن متعین کرنے میں وہ تمام خصوصی عمل جو مختلف اوقات میں مختلف مقامات پر جاری رہتے ہیں اور جو اولاً روئی اور تکلے کا گھسا ہوا حصہ پیدا کرنے کے لئے اور ثانیاً سوت کاتنے کے لئے روئی اور تکلے کے ساتھ ضروری تھے، ان تمام کو ایک ہی عمل کے درجہ بہ درجہ مدارج کی حیثیت سے دیکھا جا سکتا ہے۔سوت میں موجود تمام کا تمام محن ماضی سے متعلق ہے۔اور اس بات کی کوئی اہمیت نہیں کہ اس کے تشکیلی عناصر کی پیداوار کے لئے مختلف اوقات کے دوران جاری ضروری عوامل جو موجودہ صورتِ حال سے متعلق ہیں، کاتنے کے آخری مرحلے کی نسبت زیادہ دور کے ہیں۔اگر محن کی ایک مخصوص مقدار، فرض کریں 30 دن، ایک مکان کی تعمیر کے لئے درکار ہو تو اس میں مجسم ہونے والے محن کی مجموعی مقدار اس حقیقت سے متاثر نہیں ہوتی کہ آخری دن کا کام پہلے دن سے انتیس دن بعد ختم ہوا ہے۔چنانچہ خام مال اور آلاتِ محن میں موجود محن کو ایسا ہی سمجھا جائے گا کہ یہ کاتنے کے عمل کے ابتدائی مرحلے میں خرچ ہوا تھا یعنی کتائی کے محن کے حقیقی طور پر لگنے سے قبل۔

ذرائع پیداوار یعنی روئی اور تکلے کی اقدار جو 12 شلنگ قیمت میں ظاہر ہوئی ہیں اس لحاظ سے سوت یا دوسرے لفظوں میں کی قدر کے تشکیلی اجزا ہیں

دو شرائط کا پورا ہونا بہر طور ضروری ہے۔ پہلے یہ کہ روئی اور تکلے کو قدرِ صرف کی پیداوار کے لئے ایک ساتھ حصہ لینا ہوگا۔موجودہ صورت میں اُنہیں بہر صورت سوت میں بدلنا ہے۔قدر اس خاص قدرِ صرف سے آزاد ہوتی ہے جس سے یہ پیدا ہو، لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ کسی قدرِ صرف میں مجسم ہو جائے۔دوسرے یہ کہ اس کی

پیداوار کے دوران استعمال ہونے والا محن کسی صورت میں بھی اس خاص وقت سے تجاوز نہ کرنے پائے جو سماجی طور پر اس معاملے کے لئے لازمی ہے۔ چنانچہ اگر 1 گرام سوت کاتنے کے لئے محض 1 گرام روئی ہی درکار ہو تو اس بات کی طرف توجہ دینا ہوگی کہ 1 گرام سوت کی پیداوار میں اس سے زیادہ روئی ہرگز استعمال نہ ہو، اور یہی معاملہ تکلے کے ساتھ بھی ہے۔ اگر سرمایہ دار اس کو مشغلہ سمجھے اور لوہے کے تکلے کے بجائے طلائی تکلا استعمال کرے، اس کے باوجود سوت کی قدر کے سلسلے میں صرف اسی محن کو گنا جائے گا جو لوہے کے تکلے کو بنانے کے لئے درکار ہوگا، کیونکہ مخصوص سماجی حالات میں اس سے زیادہ کی گنجائش نہیں۔

اب ہم جان چکے ہیں کہ سوت کی قدر کا وہ کون سا حصہ ہے جو روئی اور تکلے کی بدولت ہے۔ اس کی مالیت 12 شلنگ یا پھر دو دن کے محن کی قدر ہے۔ ہماری توجہ کا دوسرا نکتہ یہ ہے کہ سوت کی قدر کا کون سا حصہ کاتنے والے کے محن کے ذریعے روئی میں داخل ہوا ہے۔

اب ہمیں محن کو ایک ایسے پہلو کے تحت دیکھنا ہے جو عملِ محن کے دوران اپنائے گئے پہلو سے بہت مختلف ہے۔ تب ہم نے اس کو محض انسانی سرگرمی کی اس خاص قسم کے بطور دیکھا تھا جو روئی کو سوت میں بدلتی ہے۔ وہاں پر معاملہ یوں تھا کہ دیگر حالات کے مستقل رہتے ہوئے، محن کی کام کے ساتھ مطابقت جتنی زیادہ ہوگی سوت اتنا ہی زیادہ بہتر ہوگا۔ کاتنے والے کے محن کو اس وقت دوسری اقسام کے ہنر یافتہ محن سے مخصوص طور پر ہی مختلف سمجھا گیا تھا، ایک طرف اپنے خاص مقصد یعنی کاتنے کی رو سے مختلف اور دوسری طرف اپنے عمل کے مخصوص خاصے کی رو سے مختلف، یعنی اس کے ذرائع پیداوار کی مخصوص نوعیت کی رو سے اور اس کی مصنوعہ کی مخصوص قدرِ صرف کی رو سے۔ کتائی کی سرگرمی کے لئے روئی اور تکلا لازمیت کا درجہ رکھتے ہیں، لیکن توپ بنانے کے سلسلے میں ان کی خاک اہمیت نہ ہوگی۔ یہاں اس سے برعکس، جبکہ ہم نے کاتنے والے کے محن کو محض قدر پیدا کرنے والے محن کے بطور ہی دیکھا ہے، یعنی قدر کا منبع، تو یہ محن توپ بنانے والے کے محن سے کسی طور پر بھی مختلف نہیں ہے، یا (جس سے اس مقام پر ہمارا زیادہ قریب کا تعلق ہے) روئی کاشت کرنے والے اور تکلا ساز کے محن سے جو ذرائع پیداوار میں شامل ہیں۔ یہ محض اسی ہم آہنگی ہی کی بدولت ہے کہ روئی کی کاشت، تکلا سازی اور کتائی اجزائے ترکیبی بنانے کی اہلیت رکھتے ہیں، اور جو ایک کُلیت یعنی سوت کی قدر میں ایک دوسرے سے محض خواصی اعتبار سے مختلف ہیں۔ اس مقام پر ہمیں محن کے خاصے، اس کی نوعیت اور اس کی مخصوص خاصیت سے کوئی سروکار نہیں بلکہ صرف اس کی مقدار سے۔ اور اس کا تو آسانی سے شمار بھی کیا جا سکتا ہے۔ ہم اس مفروضے پر آگے بڑھتے ہیں کہ کتائی ایک سادہ، غیر ہنر یافتہ محن ہے یعنی کسی سماج کی خاص حالت میں اوسط درجے کا محن۔ اس کے بعد ہم یہ دیکھیں گے کہ اس سے متضاد نظریہ اختیار کرنے سے بھی کوئی فرق نہیں پڑتا۔

جس دوران مزدور سرگرمِ عمل ہو تو اس کا محنت مستقل طور پر ایک تبدیلی سے دوچار ہوتا رہتا ہے۔ فعال عنصر سے یہ ایک غیر فعال چیز میں بدل جاتا ہے۔ کام کرتے ہوئے مزدور سے یہ ایک مصنوعہ چیز کی شکل اختیار کر جاتا ہے۔ ایک گھنٹے کی کتائی کے بعد وہ عمل سوت کی ایک خاص مقدار سے بیان کیا جاتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں محنت کی ایک خاص مقدار یعنی ایک گھنٹے کا محنت، روئی میں مجسم ہو چکا ہے۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ محنت یعنی کاتنے والے کی زندہ قوت کا خرچ نہ کہ کتائی کا محنت، کیونکہ یہاں پر کاتنے کا خاص عمل اہم ہے اور وہ صرف اس حد تک کہ یہ قوتِ محنت کا عمومی خرچ ہے، نہ اس لئے کہ یہ کاتنے والے کا مخصوص کام ہے۔

جو عمل اس وقت ہمارے زیرِ بحث ہے اس میں یہ بات بڑی اہمیت کی حامل ہے کہ روئی کی سوت میں تبدیلی پر اس سے زیادہ وقت خرچ نہیں ہونا چاہیے جتنا مخصوص سماجی حالات میں ضروری ہے۔ اگر پیداوار کی نارمل یا اوسط سماجی شرائط کے تحت a پونڈ روئی کو ایک گھنٹے کے محنت کے ذریعے b پونڈ سوت میں بدلنا مقصود ہو تو اس صورت میں ایک دن کا محنت 12 گھنٹے کا محنت اس وقت تک متصور نہیں ہو گا جب تک روئی کے 12a پونڈ کو سوت کے 12b پونڈ میں نہ بدلا جائے۔ کیونکہ قدر کی پیداوار میں سماجی طور پر ضروری محنت ہی گنا جاتا ہے۔

اب نہ صرف محنت بلکہ خام مال اور مصنوعہ بھی بالکل نئے انداز میں روشناس ہوئے ہیں، اس سے بہت مختلف جیسے ہم نے ان کو عملِ محنت میں خالص اور سادہ انداز میں دیکھا تھا۔ خام مال اب محض محنت کی مخصوص مقدار کے جاذب کا کام دے رہا ہے۔ لیکن یہ تجاذب درحقیقت سوت میں بدل چکا ہے کیونکہ اب یہ کاتا جا چکا ہے، کیونکہ کتائی کی صورت میں قوتِ محنت اس میں شامل ہو چکا ہے۔ لیکن مصنوعہ یعنی سوت اب بجز اس محنت کی مقدار کے اور کچھ نہیں جس کو روئی جذب کر چکی ہے۔ اگر ایک گھنٹے میں ½ 1 گرام روئی سوت کی شکل میں کاتی جا سکے تو پھر 10 گرام سوت 6 گھنٹے کے محنت کی تجذیب ظاہر کرے گی۔ مصنوعات کی مخصوص مقداریں، اور یہ مقداریں تجربے سے متعین ہوتی ہیں، اب یہ ماسوائے محنت کی ایک مخصوص مقدار، یعنی مجسم شدہ عرصہ محنت کے مخصوص حجموں کے اور کچھ نہیں بیان کرتی۔ وہ اتنے گھنٹوں یا اتنے دنوں کی سماجی محنت کی تجسیم کے سوا اور کچھ نہیں۔

اس مقام پر ہمارا اُن حقائق کے ساتھ مزید کوئی تعلق نہیں کہ محنت کتائی کا مخصوص کام ہے یعنی اس کا معمول روئی اور مصنوعہ سوت ہے، پھر ہمارے سامنے یہ حقیقت ہے کہ معمول خود بھی مصنوعہ ہی تھا اور خام مال تھا۔ اگر کاتنے والا کتائی کے بجائے کوئلے کی کان میں کام کر رہا ہو تو اس کے محنت کی مصنوعہ یعنی کوئلہ فطرت کا مہیا کردہ ہو گا۔ تاہم کان کنی کے بعد حاصل ہونے والے کوئلے کی ایک خاص مقدار، مثال کے طور پر ہنڈرڈ ویٹ، خرچ ہونے والے محنت کی ایک خاص مقدار کو بیان کرے گی۔

ہم نے قوتِ محنت کی فروخت کے وقت اس کی قدر 3 شلنگ تصور کی تھی اور اس رقم میں 6 گھنٹے کا محنت مجسم تھا۔

نتیجتاً یہ کہ محن کی یہ مقدار مزدور کی ضروریاتِ زندگی کی پیداوار کے لئے اوسطاً درکار ہوں گی۔ اگر اب ہمارا کاتنے والا ایک گھنٹے کے کام سے روئی کے 2/3 1 گرام کو سوت کے 2/3 1 گرام میں بدل سکتا[12] ہے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ چھ گھنٹے میں وہ 10 گرام روئی کو 10 گرام سوت میں بدل لے گا۔ پس کتائی کے عمل کے دوران روئی 6 گھنٹے کا محن جذب کر لیتی ہے۔ سونے کے اُس ٹکڑے میں بھی محن کی یہی مقدار متجسم ہوتی ہے جس کی قدر 3 شلنگ ہو۔ نتیجتاً محض کتائی ہی کے محن سے روئی میں 3 شلنگ کی قدر کا اضافہ ہو جاتا ہے۔

اب ہم مصنوعہ یعنی 10 گرام سوت کی مجموعی قدر کو زیرِ غور لاتے ہیں۔ اس میں اڑھائی دن کا محن متجسم ہے، جس میں سے دو دن کا محن روئی میں اور تکلے کی ماہیت کی گھسائی میں استعمال میں آیا اور آدھا دن کتائی کے عمل کے دوران خرچ ہوا۔ اڑھائی دن کا یہ محن بھی 15 شلنگ قدر کے حامل سونے کے ٹکڑے سے بیان کیا گیا۔ پس 15 شلنگ 10 گرام سوت کی ایک معقول قیمت ہے، یا پھر ایک پونڈ سوت کی قیمت 18 پینس ہے۔

ہمارا سرمایہ دار حیرت کا شکار ہے۔ مصنوعہ کی قدر بڑھائے گئے سرمائے کے بالکل مساوی ہے۔ اس طرح سے بڑھنے والی قدر بڑھی نہیں، یعنی کوئی قدرِ زائد پیدا نہیں ہوئی، اور نتیجتاً روپیہ سرمائے میں نہیں بدلنے پایا۔ سوت کی قیمت 15 شلنگ ہے اور 15 شلنگ کی رقم کھلی منڈی میں محن کے اجزائے ترکیبی پر خرچ ہوئی تھی، یا کہنے کا مطلب یہی ہے کہ عملِ محن کے اجزاء پر۔ دس شلنگ روئی کے عوض ادا کئے گئے، دو شلنگ کے مساوی تکلے کی ماہیت گھس گئی اور تین شلنگ قوتِ محن کے لئے۔ سوت کی پھیلی ہو قدر کسی کام کی نہیں کیونکہ یہ محض ان اقدار کا مجموعہ تھا جو سابقہ طور پر روئی میں موجود تھا یعنی تکلا اور قوتِ محن۔ پہلے سے موجود اقدار کی اس طرح کے سادہ اضافے میں سے کسی قسم کی قدرِ زائد ممکنہ طور پر نہیں پیدا ہو سکتی۔[13] یہ الگ الگ اقدار اب ایک چیز میں مرکوز ہو چکی ہیں۔ لیکن اشیاء کی خریداری کے وقت جب ابھی یہ تین اجزا میں منقسم نہیں تھیں اس وقت بھی شلنگ کی رقم ہی میں تھیں۔

درحقیقت اس نتیجے میں کوئی چیز بھی بہت زیادہ عجیب نہیں۔ 1 پونڈ سوت کی قدر 18 پینس ہی رہے اور ہمارا سرمایہ دار اگر منڈی سے 10 گرام سوت خریدے تو اسے اس سوت کے عوض 15 شلنگ ہی ادا کرنا ہوں گے۔ یہ بات واضح ہے کہ چاہے ایک شخص تیار شدہ مکان خریدے، یا اس کو خود تیار کرائے دونوں صورتوں میں حصولِ مکان کا طریقہ اس رقم میں اضافہ کرے گا جو اس مقصد کے لیے رکھی گئی ہے۔

ہمارا سرمایہ دار جو اپنی ولگر معاشیات سے آگاہی رکھتا ہے، یوں چلا اٹھتا ہے:

''اُف! میں نے تو روپیہ صرف اس لئے لگایا تھا کہ اس سے زیادہ روپیہ حاصل کروں۔'' شاہراہِ جہنم نیک ارادوں کے ساتھ پختہ کرنے کے مترادف ہے، لیکن وہ تو اتنی آسانی سے روپیہ بنانے کے چکروں میں ہے کہ جسے کچھ پیداوار کئے بغیر ہی حاصل کر لیا جائے۔[14] وہ تمام اقسام کی دھمکیاں دیتا ہے۔ وہ آئندہ ان چکروں میں نہیں

پڑے گا۔ مستقبل میں از خود تیار کرنے کے بجائے وہ اشیاء منڈی سے خریدے گا۔ لیکن اگر اس کے ساتھی سرمایہ دار سب کے سب ایسا ہی کرنا شروع کر دیں تو وہ منڈی میں اپنی حصے کی اشیاء کہاں سے حاصل کرے؟ اور یہ روپیہ وہ کھا بھی نہیں سکتا۔ وہ اب دوسروں کو مائل کرنے کے چکروں میں ہے۔ ''دیکھیے میری جزرسی؛ میں اپنے 15 شلنگ کو فضولیات میں بھی تو کھپا سکتا تھا۔ لیکن میں نے ایسا نہیں کیا اور ان کو تعمیری کام میں صرف کرتے ہوئے سوت بنا لیا ہے۔'' بہت اچھے لیکن اس کے بدلے کے طور پر اس کے پاس اب اچھا سوت ہے نہ کہ ضمیر کا پچھتاوا۔ اور ایک کنجوس کا کردار ادا کرتے ہوئے اُسے اس طرح کی بُری راہوں پر میں کبھی نہیں جانا چاہیے۔ ہم پہلے ہی یہ دیکھ چکے ہیں کہ اس قسم کی راہبانیت کن نتائج سے دوچار ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ جہاں کچھ نہیں ہوتا وہاں بادشاہ کے حقوق بھی جاتے رہتے ہیں۔ سرمایہ دار کی جزرسی کی جو بھی خوبی ہو، کوئی ایسی چیز نہیں جس سے خاص طور پر اس کو معاوضہ مل سکے، کیونکہ مصنوعہ کی قدر محض ان اشیاء کی اقدار کا مجموعہ ہے جو پیداوار کے عمل میں بھیجی گئیں۔ اب سرمایہ دار کو یہ سوچ کر اپنے آپ کو تسلی دینا چاہیے کہ نیکی اپنا معاوضہ خود ہی ہے۔ لیکن نہیں، اسے اطمینان نہیں ملتا۔ اور وہ زور دے کر کہتا ہے: ''سوت کا مجھے خاک فائدہ نہیں۔ میں نے اس کو بیچنے کے لیے بنایا تھا۔'' اس صورت میں ہم اس کو بیچنے دیتے ہیں، یا پھر اس سے بہتر یہ ہوگا کہ وہ مستقبل میں صرف ایسی چیزیں پیدا کرے جو صرف اس کی ذاتی حاجات کی تسکین کریں۔ یہ ایسا حل ہے جس کو اس کا معالج میک کلاچ ماقبل ہی ضرورت سے زیادہ پیداوار کی روک تھام کا مجرب نسخہ قرار دے چکا ہے۔ اب وہ اڑیل پن کا مظاہرہ کرنے لگتا ہے۔ وہ پوچھتا ہے کہ: ''آیا کوئی مزدور صرف اپنے ہاتھ پاؤں استعمال کرتے ہوئے بغیر کسی چیز کے اشیاء پیدا کر سکتا ہے؟ کیا میں نے اس کو وہ مواد فراہم نہیں کیا جس کے ذریعے سے اور صرف اسی کے ذریعے اس کا محن مجسم ہو سکتا ہے؟ اور کیونکہ سماج کا بڑا حصہ اسی قسم کے خستہ حال افراد پر مشتمل ہے، تو کیا میں نے اپنے آلاتِ محن، اپنی روئی، اپنا تکلا مہیا کر کے نہ صرف معاشرے کی بلکہ مزدور کی بھی بے حساب خدمت نہیں کی، جس کو ساتھ ساتھ میں نے زندگی کی سہولیات بھی مہیا کی ہیں؟ تو کیا مجھے ان خدمات کے بدلے میں کسی چیز کا مستحق نہیں ٹھہرتا؟'' اچھا تو کیا مزدور نے اس کی روئی کو سوت میں بدل کر اس کو مساوی خدمات لوٹا نہیں دیں؟ تاہم یہاں پر خدمات کا مزید کوئی سوال باقی نہیں رہتا۔ 15 خدمت کسی قدرِ صرف کے مفید اثر کے سوا کچھ نہیں، چاہے یہ شے کی شکل میں ہو یا محن کی شکل میں۔ 16 لیکن یہاں ہمارا تعلق قدرِ مبادلہ کے ساتھ ہے۔ سرمایہ دار نے مزدور کو پورے 3 شلنگ کی قدر کی رقم ادا کی جو اُس نے روئی میں شامل کی تھی۔ چنانچہ اس نے اُسے قدر کے بدلے قدر دی۔ ہمارا سرمایہ دار جو اب تک اپنی دولت کے غرور میں تھا، اچانک ہی اپنے مزدور کا انکساری والا رویہ اپنا لیتا ہے کہتا ہے: ''کیا میں نے خود کام نہیں کیا؟ کیا میں نے محن کی نگہبانی کا کام سرانجام نہیں دیا اور کاتنے والے کی نگرانی نہیں کی؟ تو کیا یہ محن قدر پیدا نہیں کرتا؟ اُس کے نگران اور منیجر اپنی

مسکراہٹیں چھپانے کی کوشش کرتے ہیں۔اس دوران میں سرمایہ دار ایک بھرپور قہقہہ لگا کر اپنا عادی رویہ اپنا لیتا ہے۔اگرچہ وہ ہمارے سامنے معیشت دانوں کے پورے جتھے کی نغمہ سرائی کرتا ہے، لیکن درحقیقت وہ کہتا ہے کہ وہ اس کے لئے پھوٹی کوڑی بھی نہیں ادا کرے گا۔وہ اس کو اور اس قسم کے تمام لفظی ہیر پھیر اور مداری گری کو سیاسی معاشیات کے پروفیسروں کے رحم وکرم پر چھوڑ دیتا ہے، جنہیں اس کام کا معاوضہ دیا جاتا ہے۔وہ خود ایک عملی آدمی ہے اور اگرچہ وہ اُن باتوں کی طرف کبھی دھیان نہیں دیتا جو وہ اپنے کاروبار سے ہٹ کر کرتا ہے، تاہم اپنے کاروبار میں وہ اچھی طرح جانتا ہے کہ کیا کہنا ہے۔

اب اس مسئلے پر مزید غور کرتے ہیں۔ایک دن کی قوتِ محن کی قدر 3 شلنگ کے برابر ٹھہرتی ہے، کیونکہ ہمارے مفروضے کے مطابق قوتِ محن کی مقدار میں آدھے دن کا محن مجتسم ہے، کیونکہ روزانہ کی قوتِ محن پیدا کرنے کے لئے درکار ذرائع خوردونوش آدھے دن کا محن خرچ کرتے ہیں۔لیکن محنِ ماضی جو قوتِ محن میں مجتسم ہے، جس محنِ زندہ کو یہ متحرک کرسکتا ہے، اور اس کو برقرار رکھنے کی روزانہ کی لاگت اور اس کی روزانہ کے کام میں کھپت دو بالکل مختلف چیزیں ہیں۔اول الذکر سے قوتِ محن کی قدرِ مبادلہ متعین ہوتی ہے اور آخر الذکر سے قدرِ صرف۔یہ حقیقت کہ آدھے دن کا محن مزدور کو 24 گھنٹے تک زندہ رکھتا ہے، اس کو کسی طور پر بھی پورا دن کام کرنے سے نہیں روکتی۔ چنانچہ قوتِ محن کی قدر اور وہ قدر جو عملِ محن کے دوران یہ قوتِ محن پیدا کرتی ہے، دونوں بالکل مختلف مقداریں ہیں۔اور ہر دو اقدار کا یہ فرق ہی وہ چیز تھی جو قوتِ محن کی خریداری کے دوران سرمایہ دار کے پیشِ نظر تھی۔وہ مفید خواص جن کی قوتِ محن حامل ہوتی ہے، اور جن کی بدولت یہ سوت یا جوتے بناتا ہے، سرمایہ دار کے لیے اولین اور ضروری شرط کی حیثیت رکھتی ہیں۔کیونکہ قدر پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ محن کو کارگر انداز میں خرچ کیا جائے۔جس چیز نے سرمایہ دار کو حقیقتاً متاثر کیا تھا، وہ مخصوص قدرِ صرف تھی جس کی یہ شے نہ صرف قدر کا ذریعہ ہوتے ہوئے بلکہ خود اپنی قدر سے زیادہ کا ذریعہ ہوتے ہوئے حامل تھی۔یہی وہ خصوصی خدمت ہے جس کی سرمایہ دار قوتِ محن سے توقع کرتا ہے، اور اس معاملت میں وہ اشیاء کے مبادلے کے ''ازلی اصولوں'' کے مطابق ہی کام کرتا ہے۔قوتِ محن بیچنے والا کسی بھی شے کے فروخت کنندہ کی مانند اس کی قدرِ مبادلہ حاصل کرتے ہوئے اس کی قدرِ صرف سے الگ ہو جاتا ہے۔وہ ان میں سے ایک کو دوسری دیئے بغیر ہی حاصل نہیں کرسکتا۔قوتِ محن کی قدرِ صرف یا دوسرے لفظوں میں محن اس کے بیچنے والے سے اتنا ہی کم تعلق رکھتی ہے جتنی کہ تیل کی قدرِ صرف اس کے بِک جانے کے بعد بیچنے والے سے تعلق رکھے۔روپے کے حامل نے ایک دن کی قوتِ محن کی قدر ادا کردی ہے۔چنانچہ اِس کی ایک دن کی قدرِ صرف اب اُس کی ہے، یعنی اس کی ملکیت ہے۔ وہ صورتِ حال یہ ہے کہ ایک طرف قوتِ محن کا گزارے کا روزانہ خرچ کی لاگت آدھے دن کے محن میں پوری ہو

جاتی ہے اور دوسری طرف یہی قوتِ محن سارا دن کام کر سکتی ہے، اور نتیجتاً یہی وہ قدر ہے جس کا ایک دن کے دوران استعمال اُس سے دوگنا پیدا کر لیتا ہے جو وہ اس کے لئے ادا کرتا ہے۔ اور یہ صورتِ حال [قوتِ محن کے] خریدار کے لئے نیک فال ثابت ہوتی ہے اور فروخت کنندہ کے لئے کسی نقصان کا باعث نہیں بنتی۔

ہمارے سرمایہ دار نے حالات کی اس نوعیت سے ماقبل ہی آ گاہی حاصل کر لی، اور یہی اس کے قہقہے کی وجہ تھی۔ چنانچہ مزدور کارخانے میں کام کے لئے درکار ضروری ذرائع پیداوار نہ صرف 6 گھنٹوں کے لئے بلکہ پورے 12 گھنٹوں کے لئے [موجود] پاتا ہے۔ جس طرح 6 گھنٹے کے عملِ محن کے دوران ہماری روئی کے 10 پونڈ نے چھ گھنٹوں کا محن جذب کر لیا تھا، اور 10 پونڈ سوت میں بدل گئی تھی، بالکل اسی طرح روئی کے 20 پونڈ 12 گھنٹوں کا محن جذب کر لیں گے اور 20 پونڈ سوت میں بدل جائیں گے۔ اب اس توسیع شدہ عمل کی مصنوعات کا جائزہ لیتے ہیں۔ اب سوت کے اس 20 پونڈ میں پانچ دن کا محن مجتمع ہے جس میں سے چار دن کا محن روئی کا اور تکلے کے گھسنے کا ہے، اور باقی ایک دن روئی کے کاتنے میں خرچ ہوا ہے۔ اگر پانچ دن کے محن کو سونے میں ظاہر کیا جائے تو یہ 30 شلنگ کا ہے۔ چنانچہ یہی 20 پونڈ سوت کی قیمت ہے جیسا کہ اس سے قبل 18 پینس ایک پونڈ کی قیمت تھی۔ لیکن اس عمل میں داخل ہونے والی اشیاء کی اقدار کا مجموعہ 27 شلنگ بنتا ہے۔ سوت کی قدر 30 شلنگ ہے۔ لہٰذا مصنوعہ کی قدر اس کی پیداوار کے لئے بڑھائی جانے والی قدر سے 1/9 بڑی ہے، یعنی 27 شلنگ 30 شلنگ میں تبدیل کئے جا چکے ہیں اور 3 شلنگ کی قدرِ زائد پیدا ہو چکی ہے۔ آخر کار نسخہ کامیاب ہو چکا ہے اور روپیہ سرمائے میں بدل چکا ہے۔

اس مسئلے کی ہر شرط پوری ہو چکی ہے، جبکہ اشیاء کی گردش کو منضبط کرنے والے قوانین کی کسی طرح بھی خلاف ورزی نہیں ہوئی۔ مساوی القوت کی ادائیگی مساوی القوت سے ہوئی ہے۔ سرمایہ دار نے خریدار کی حیثیت سے ہر شے، روئی، تکلے اور قوتِ محن کی بھی ادائیگی اس کی پوری قدر کے مطابق کی ہے۔ مزید اس نے وہی کام کیا جو اشیاء کا ہر خریدار کرتا ہے؛ اس نے ان کی اقدارِ صرف کو کھپا دیا۔ قوتِ محن کی کھپت جو کہ اشیاء پیدا کرنے کا عمل بھی تھا سوت کے 20 پونڈ میں ظاہر ہوا جس کی قدر 30 شلنگ تھی۔ سرمایہ دار جو ماقبل خریدار تھا، اب اشیاء کے فروخت کنندہ کی حیثیت سے منڈی میں پلٹ آیا ہے۔ وہ اپنے سوت کو 18 پینس فی پونڈ کے حساب سے فروخت کر دیتا ہے، جو اس کی ٹھیک ٹھیک قدر ہے۔ اس کے باوجود وہ گردش میں جتنے اُس نے داخل کیے تھے ان سے 3 شلنگ زیادہ حاصل کر لیتا ہے۔ یہ صوری تبدیلی یعنی روپے کی سرمائے میں تبدیلی گردش کے اندر اور باہر دونوں جگہوں پر رونما ہوتی ہے۔ گردش کے اندر اس طرح کہ منڈی سے قوتِ محن کی خرید ای اس کے لئے شرط تھی۔ گردش سے باہر اس طرح کہ جو کچھ بھی اس میں ہوا وہ صرف قدرِ زائد کی پیداوار کے لئے پہلا زینہ تھا، یعنی ایک ایسا عمل جو محض

پیداوار کے دائرے تک ہی محدود ہے۔ ممکنات کی دنیا میں یہ سب سے زیادہ بہتر طور پر ممکن ھے۔

اپنے روپے کو ان اشیاء میں بدل کر جو نئی مصنوعہ کے مادی عناصر کا کام دیتی ہیں، اور عملِ محن میں عوامل کا، زندہ محن کو ان کی مردہ ماہیتوں میں مجتمع کر کے، سرمایہ دار بیک وقت، ماضی کی، مجسم شدہ، اور مردہ محن کو سرمائے میں بدل لیتا ہے۔ ایک ایسی قدر میں جو قدر سے [مل کر] بڑی ہے۔ اس کی مثال زندہ عفریت کی سی ہے جو ثمر آور بھی ہے اور بڑھتا بھی جاتا ہے۔

اب اگر ہم قدر پیدا کرنے والے اور قدر زائد پیدا کرنے والے دو عملوں کا موازنہ کریں تو ہم دیکھیں گے کہ آخر الذکر عمل اس کے سوا کچھ نہیں کہ یہ اول الذکر عمل کا ایسا تسلسل ہے جو ایک خاص نقطے سے آگے بڑھ چکا ہے۔ اگر ایک طرف اس عمل کو اس نقطے سے آگے جاری نہ رکھا جائے جہاں پر سرمایہ دار کی قوتِ محن کے لئے ادا کردہ قدر اُس کے ٹھیک ٹھیک مساوی القدر سے بدل جاتی ہے، تو یہ صرف سادہ انداز میں قدر پیدا کرنے کا عمل ہے؛ اگر دوسری طرف یہ اس خاص نقطے سے آگے جاری رکھی جائے تو یہ قدرِ زائد پیدا کرنے کا عمل بن جاتا ہے۔

اگر ہم مزید آگے بڑھیں اور قدر پیدا کرنے والے عمل کا خالص اور سادہ عملِ محن سے موازنہ کریں تو ہم دیکھتے ہیں کہ آخر الذکر محنِ مفید پر مشتمل ہے یعنی وہ کام جو قدرِ صرف پیدا کرتا ہے۔ یہاں پر ہم محن کو ایک خاص چیز پیدا کرتے ہوئے پاتے ہیں؛ ہم اس کو محض خواصی پہلو ہی سے دیکھ رہے ہیں، اس کے منتہا اور مقصد کی رو سے۔ لیکن اگر قدر پیدا کرنے والے عمل کی حیثیت سے دیکھا جائے تو یہی عملِ محن اپنے آپ کو صرف مقداری حوالے سے پیش کرتا ہے۔ تاہم یہاں پر سوال محض اس وقت کا ہے جو مزدور کام کے دوران استعمال میں لایا، یعنی اس عرصے کے دوران جب قوتِ محن مفید طور پر خرچ ہوئی۔ یہاں پر جو اشیاء اس عمل میں حصہ لیتی ہیں وہ اب ایک خاص مفید چیز کی پیداوار کے سلسلے میں قوتِ محن کے لئے لازمی معاون کی حیثیت نہیں رکھتیں۔ وہ صرف جذب [خرچ] شدہ محن یا مجسم شدہ محن کی اجماع ہیں، یعنی ایسا محن جو چاہے ذرائع پیداوار میں ہی ماقبل مجسم ہو یا پھر ان میں اس کی تجسیم عمل [عملِ محن] کے دوران قوتِ محن کی بدولت ہوئی ہو۔ یہ ہر دو صورتوں میں صرف اپنے دورانیے کے مطابق گردانا جاتا ہے۔ یہ صورتِ حال کی رو سے اتنے گھنٹوں یا دنوں کو محیط ہو سکتا ہے۔

مزید یہ کہ، کسی چیز کی پیداوار پر خرچ ہونے والا صرف اُتنا ہی وقت شمار کیا جا سکتا ہے جو مخصوص سماجی حالات میں لازمی ہو۔ اس کے کئی طرح کے اثرات ہو سکتے ہیں۔ پہلی صورت میں یہ بات ضروری ہو جاتی ہے کہ محن نارمل حالات میں جاری رہنا چاہیے۔ اگر کتائی کی خود کار مشین استعمال کی جائے تو مزدور کو پھرکی اور چرخہ فراہم کرنا بے کار ہو گا۔ روئی بھی اتنی بُری نہیں ہونی چاہیے کہ کام کے دوران بہت زیادہ ضیاع waste پیدا

کرے بلکہ اس کو معقول معیار کا ہونا چاہیے۔ ورنہ کاتنے والے کو ایک پونڈ سوت پیدا کرنے میں سماجی طور پر لازمی وقت سے زیادہ درکار ہوگا، اس صورت میں وقت کی زیادہ خرچ نہ قدر پیدا کرے گا اور نہ روپیہ۔ لیکن آیا اس عمل کے مادی عوامل نارمل معیار کے ہیں یا نہیں، اس بات کا دارومدار مزدور پر نہیں بلکہ سرمایہ دار پر ہے۔ مزید براں خود قوتِ محن اوسط استعداد کار کی حامل ہو۔ جس تجارت میں اس کو لاگو کیا جائے تو اس میں وہ اوسط مہارت، کاریگری، اور پھرتی ضرور ہونی چاہیے جو اس قسم کی تجارت میں مروج ہے، اور ہمارا سرمایہ دار اس قسم کی قوتِ محن کو خریدنے میں بڑی احتیاط کا مظاہرہ کرے گا جس میں نارمل ہبر مندی پائی جائے۔ اس قوت کو اوسط درجے کی کاوش اور مروجہ درجے کی شدت سے استعمال ہونا چاہیے۔ اور ہمارا سرمایہ دار اس بات کا بہت خیال رکھتا ہے کہ اس کے مزدور ایک ثانیے کے لئے بھی فارغ نہ بیٹھ سکیں۔ اُس نے ایک مخصوص عرصے کے لئے قوتِ محن کا استعمال خریدا ہے، اور وہ اپنے حقوق پر بڑا زور دیتا ہے۔ اس کا لٹنے کا کوئی ارادہ نہیں۔ آخری بات یہ کہ اور اس مقصد کے لئے ہمارا سرمایہ دار خود اپنی تعزیرات بنا لیتا ہے، کہ خام مال اور آلاتِ محن کا ہر قسم کا ضیاع ممنوع ہے، کیونکہ اس طریقے سے جو کچھ بھی ضائع ہو بے مقصد طور پر خرچ ہونے والے محن کو بیان کرتا ہے، یعنی ایسا محن جو مصنوعہ میں شامل نہیں ہوتا یا اس کی قدر کا حصہ نہیں بنتا۔ 17

اب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ محن میں فرق، جسے ہم نے ایک طرف تو مفید چیزیں پیدا کرنے والے [عنصر] کی حیثیت سے، اور دوسری طرف قدر پیدا کرنے والے عنصر کی حیثیت سے دیکھا تھا، یعنی ایسا فرق جو ہم نے اپنے شے کے تجزیے کے دوران دریافت کیا تھا، اپنے آپ کو پیداواری عمل کے دو پہلوؤں کے امتیازات میں ظاہر کرتا ہے۔

عملِ پیداوار کو اگر ایک طرف عملِ محن اور قدر پیدا کرنے والے عمل کی وحدت سمجھا جائے تو یہ اشیاء کی پیداوار ہے؛ اگر دوسری طرف اس کو عملِ محن اور قدرِ زائد پیدا کرنے والے عمل کی وحدت سمجھا جائے تو یہ سرمایہ دارانہ عملِ پیداوار ہے، یا پھر اشیاء کی سرمایہ دارانہ پیداوار ہے۔

ہم کسی پچھلے صفحے پر کہہ چکے ہیں کہ قدرِ زائد کی پیداوار کے سلسلے میں اس بات کا کوئی عمل دخل نہیں کہ چاہے سرمایہ دار کا مہیا کیا گیا محن اوسط معیار کا سادہ اور غیر ہنر یافتہ محن ہے یا پیچیدہ اور ہنر یافتہ محن۔ وہ تمام کا تمام محن جو اوسط محن سے زیادہ پیچیدہ اور اعلیٰ خاصے کا حامل ہو زیادہ قیمتی قسم کی قوتِ محن کا خرچ ہے۔ چنانچہ وہ سادہ اور غیر ہنر یافتہ قوتِ محن کی نسبت زیادہ قدر کی حامل ہے، یعنی یہ ایسا قوتِ محن ہے جس کو پیدا کرنے میں زیادہ وقت اور محنت خرچ ہوئی ہے لہٰذا اس کی قدر بھی غیر ہنر یافتہ یا سادہ قوت محن سے زیادہ ہے۔ زیادہ قدر کی حامل ہونے کی وجہ سے اس قوتِ محن کا خرچ بھی اعلیٰ معیار کا محن ہوتا ہے، یعنی ایسا محن جو اتنے ہی وقت کے دوران غیر ہنر یافتہ محن کی نسبت

زیادہ قدریں پیدا کرتا ہے۔کاتنے والے اور زرگر کے محن کی مہارتیں جتنی بھی مختلف ہوں، اس کے محن کا وہ حصہ جس کے ذریعے سے زرگر خود اپنی قوتِ محن کو قدر میں بدلتا ہے، وہ کسی لحاظ سے بھی معیاری اعتبار سے اُس زائد حصے سے مختلف نہیں ہوتی جس کی بدولت وہ قدرِ زائد پیدا کرتا ہے۔زیورات بنانے میں، بالکل کاتنے کی مانند، قدرِ زائد مقداری طور محن کی زیادتی کی صورت میں نمودار ہوتی ہے، یعنی ایک ہی عملِ محن کے طویل تر ہونے کی صورت میں، ایک معاملے میں زیورات بنانے کا عمل اور دوسرے معاملے میں سوت بنانے کے عمل۔18

لیکن دوسری طرف قدر پیدا کرنے کے ہر عمل میں ہنر یافتہ محن کی سماج کے اوسط محن میں تبدیلی ضروری ہے، مثال کے طور پر ہنر یافتہ محن کے ایک دن کو غیر ہنر یافتہ محن کے چھ دن میں۔19 اسی طرح ہم غیر ضروری کام سے بچتے ہیں اور اپنے تجزیے کو آسان کر لیتے ہیں، اس مفروضے کے تحت کہ ایک ایسے مزدور کا محن جس کو سرمایہ دار نے کام پر لگایا ہوا وسط درجے کا غیر ہنر یافتہ محن ہوتا ہے۔

حوالہ جات و حواشی

1۔''زمین کی خودرو پیداوار اگر بہت کم مقدار میں رہے اور انسان سے بالکل آزاد، یعنی اسی حالت میں جیسے اس کو فطرت نے تیار کیا ہے، یہ بالکل ایسے ہے جیسے ایک نوجوان کو چھوٹی سی رقم تھما دی جائے اور اسے کاروبار میں اپنی قسمت آزمانے کے لیے بھیج دیا جائے۔''(جیمز سٹیورٹ: "Principles of Polt. Econ." شمارہ ڈبلن 1770، v. I, ص116۔)

2۔''عقل جتنی چالاک ہے اتنی طاقتور بھی ہے۔اس کی مکاری اصولی طور پر عمل میں ارتباط لانے پر مشتمل ہے، جو اشیا میں خود ان کی نوعیت کے مطابق ایک دوسرے پر عمل اور ردعمل پیدا کرنا ہے۔اس طرح عمل میں بغیر کسی بلاواسطہ مداخلت کے عقل کے ارادوں کو پایہ تکمیل تک پہنچانا ہے۔

3۔اپنی اس کے علاوہ فضول تصنیف ("Theorie de L'Econ. Polit, 1815) میں Ganilh بڑے پرزور انداز میں "Physiocrats" کی مخالفت میں ان ماقبل عملوں کے ایک طویل سلسلے کو بیان کرتا ہے جو لازمی ہیں اس سے پہلے کہ زراعت بقول شخصے مناسب طور پر شروع ہو سکے۔

4۔ٹرگٹTurgotاپنی کتاب "Reflexions sur la Formation et la Distribution des Richesses"(1766)میں ابتدائی تہذیبوں میں پالتو جانوروں کی اہمیت کے بارے میں بڑی اہم بات کرتا ہے۔

5۔ پیداوار کے مختلف ادوار کے تکنیکی موازنے میں سب سے کم اہمیت کی اشیاء سامانِ آسائش ہیں۔تاہم ہماری اب تک کی لکھی گئی تاریخوں میں مادی ترقی کا بہت کم ذکر ملتا ہے جوتمام سماجی زندگی کی بنیاد ہے،اوراس بنا پر یہی حقیقی تاریخ ہے۔لیکن تاریخ سے پہلے ادوار میں اُن نتائج کے تحت ترتیب دیے جاتے ہیں جن کی بنیاد مادی تحقیقات ہیں نہ کہ نام نہاد تاریخی۔ان ادوار کی تقسیم ان دھاتوں کے حوالے سے کی جاتی ہے جن سے اوزار بنائے جاتے تھے،جیسا کہ پتھر،تانبے اورلوہے کے ادوار۔

6۔اس کی مثال قولِ محال کی سی ہے کہ مثلاً مچھلی کی صنعت میں وہ مچھلیاں ذرائع پیداوار ہیں جو پکڑی نہیں جاتیں۔ لیکن اب تک کوئی شخص بھی مچھلی سے خالی پانی میں سے مچھلی پکڑنے کا فن دریافت نہیں کر سکا۔

7۔محض عملِ محن کی رو سے افزودہ محن کی تعیین کا یہ طریقہ کسی طرح سے بھی سرمایہ دارانہ عمل پیداوار پر بھی براہِ راست لاگو نہیں ہوتا۔

8۔سٹارچ Storchاصل خام مال کو "matieres," اور معاون خام مال کو "materiaux" کہتا ہے۔ Cherbuliezمعاون خام مال کے لیے "matieres instrumentales." کی اصطلاح وضع کرتا ہے۔

9۔کرنل ٹورنس نے منطقی نقطہ آفرینی کا ایک کارنامہ سرانجام دیتے ہوئے وحشی کے اُس پتھر میں سرمائے کی ابتدا دریافت کی ہے۔''اس پہلے پتھر میں جواُس وحشی نے اس جانور پر پھینکا تھا جس کے تعاقب میں تھا اوراس چھڑی سے میں جو وحشی نے اس مقصد کے لیے حاصل کی تھی کہ اُس کی پہنچ سے بالا لٹکتے ہوئے پھلوں کو گرا سکے۔ان میں ہم دیکھتے ہیں کہ ایک چیز اس مقصد کے لیے تیار کی گئی کہ دوسری کے حصول میں مدد لی جائے،اسی طرح سے سرمائے

کی ابتدا دریافت کی لی۔''

(R Torrens: "An Essay on the Production of Wealth," &c., pp. 70-71.)

10۔''مصنوعات سرمائے میں بدلنے سے پہلے ملکیت میں کی جاتی ہیں، ان کی سرمائے میں تبدیلی انہیں ایسی ملکیت سے محفوظ نہیں کرتی۔'' (Cherbulaiz: Richesse ou Pauvrete." edit. Paris, 1841,p. 54.) ۔ پرولتاری طبقہ جولوازماتِ زندگی کی ایک خاص مقدار حاصل کرنے کے لیے اپنا محن فروخت کرتا ہے،تو وہ مصنوعہ میں اپنے حصے سے دستبردار ہو جاتا ہے۔مصنوعات پر قبضے کا طریق پہلے جیسا ہی رہتا ہے۔ ہمارے بتائے گئے سودے کا اس پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔مصنوعات قطعی طور پر سرمایہ دار کی ملکیت میں رہتی ہیں جو خام مال اور زندگی کے لوازم فراہم کرتا ہے۔ یہ ملکیت کے قانوں کے سخت ترین نتائج ہیں، ایک ایسا قانون جس کے بنیادی اصول اس بات کے بالکل الٹ ہیں کہ ہر مزدور کو اپنی مصنوعہ پر ملکیت رکھنے کا پورا پورا حق حاصل ہے۔'' (I. c., p. 58.) ''جب مزدور اپنے محن کا معاوضہ وصول کر لیتے ہیں...تو اس وقت سرمایہ دار نہ صرف سرمائے کا مالک بن جاتا ہے'' (وہ اس سے ذرائع پیداوار مراد لیتا ہے) ''بلکہ محن کا بھی۔ اگر جو کچھ محن کے عوضانے کے بطور ادا کیا گیا ہے اسے بھی، جیسا کہ عام طور پر ہوتا ہے، سرمائے کی اصطلاح میں شامل کر لیا جائے، تو یہ بات مضحکہ خیز ہوگی کہ محن کو سرمائے سے الگ کر لیا جائے۔ لفظ سرمائے میں اصطلاحاً محن اور سرمایہ دونوں آ جاتے ہیں۔''

(James Mill:"Elements of Pol. Edon., " &c.,Ed. 1821, pp. 70,71.)

11۔جیسا کہ ایک پہلے حاشیے میں یہ بات آئی ہے کہ انگریزی زبان میں محن کے ان دونوں پہلوؤں کے بارے میں دو مختلف وضعیں موجود ہیں۔ سادہ عملِ محن میں اقدار صرف پیدا کرنے والے عمل کو 'کام' "work" کہتے ہیں، اور قدر پیدا کرنے والے عمل میں اس کو 'محن' labour کہتے ہیں اگر اس اصطلاح کو اس کے ٹھیٹھ معاشی معنوں میں لیا جائے۔

12۔ یہ اعداد و شمار محض فرضی ہیں۔

13۔یہی وہ اساسی مسئلہ ہے جس پر Physiocrats کے نظریات کی بنیاد استوار ہوتی ہے، یہ کہ غیر زرعی محن

غیر افزودہ ہوتا ہے، اس دلیل کا قدامت پرست معیشت دانوں کے پاس کوئی جواب نہیں۔ ''ایک مخصوص چیز میں کچھ دوسری چیزوں کی قدر کا اضافہ کرنے کا یہ طریقہ'' (مثال کے طور پر کپڑے میں جولاہے کا زندہ رہنے کا خرچ جمع کرتے ہوئے) ''اسی طرح کا ہے جیسے ایک تنہا قدر کے اوپر بہت ساری قدروں کا تہہ در تہہ ڈھیر لگا دیا جائے، اس کا نتیجہ یہ رہتا ہے کہ یہ قدر اسی حد تک نشوونما پا جاتی ہے...۔ یہ اظہار 'یعنی اضافہ' اس انداز کی بہت واضح تصویر کشی کرتا ہے جس کے تحت ایک تیار شدہ مصنوعہ کی قیمت تشکیل پاتی ہے۔ یہ قیمت محض ان اقدار کی کُل تعداد کا مجموعہ ہوتی ہے جو اس میں خرچ آئی ہیں۔ اور اس قیمت کو اُن تمام اقدار کو جمع کر کے حاصل کیا جا سکتا ہے، تاہم جمع کی مثال ضرب کی سی نہیں ہوتی۔''.(Mercier de la Riviere, L.c., p. 599)۔

14۔ پس 47-1844 تک اُس نے پیداواری روزگار سے اپنا سرمایہ اٹھا لیا تا کہ اس کو ریلوے کے سٹے میں لگا سکے۔ اور اسی طرح امریکی خانہ جنگی میں اس نے اپنی فیکٹری بند کر دی اور اپنے مزدوروں کو گلیوں میں نکال دیا تا کہ وہ لیورپول کاٹن ایکسچینج میں جوا کھیلیں۔

15۔ اپنا درجہ بڑھاؤ، نفیس لباس زیبِ تن کرو، اور اپنی تزئین کرو...لیکن جو کوئی بھی اُس سے زیادہ لیتا ہے جتنا دیتا ہے تو یہ رباہ ہوا نہ کہ خدمت، بلکہ اس نے تو اپنے ہمسایوں کے ساتھ بُرا کیا جیسے کوئی چوری کر لے یا ڈاکہ ڈال لے۔ جن جن کاموں کو ہم ہمسایوں کی خدمت اور بھلائی کہتے ہیں وہ سارے کے سارے خدمت اور بھلائی نہیں ہوتے۔ اس طرح تو ہر زانی اور زانیہ بھی ایک دوسرے کی خدمت اور تسکین کا سامان کرتے ہیں۔ ایک گھوڑ سوار کسی لٹیرے کی خدمت کرتا ہے کہ وہ جب مسافروں کو لوٹے، زمینوں اور لوگوں کے گھروں پر ڈاکے ڈالے تو اس کی مدد کرے۔ روم کے کیتھولک عیسائی بھی ہماری بڑی خدمت کرتے ہیں کہ وہ ان سب کو سمندر میں نہیں ڈبوتے، آگ میں نہیں جلاتے، جیل میں بھی سڑنے نہیں دیتے، بلکہ کچھ کو زندہ بھی رہنے دیتے ہیں، اور انہیں دیس نکالا دے دیتے ہیں اور یہ کہ جو کچھ ان کے پاس ہوتا ہے اسے چھین لیتے ہیں۔ خود شیطان بھی اپنے چیلوں کی ناقابلِ بیان خدمت کرتا ہے...مختصر یہ کہ دُنیا شاندار، عظیم اور روزانہ کی خدمت اور فائدے سے بھری پڑی ہے۔

(Martin Luther, An die Pfarrherrn wider den Wucher zu predigen, Wittemberg, 1540 [pp. 10,11]

16۔ اپنی کتاب "Zur Kritik der Pol. Oek.," کے صفحہ 14 پر میں نے اس مسئلے پر ذیل میں درج

رائے دی ہے: ''یہ بات جاننا مشکل نہیں کہ جے-بی-سے اور ایف-باسٹیٹ جیسے معیشت دانوں کے پورے ایک گروہ کو 'خدمت' کے درجے کی کون سی سطح کی خدمت مرحمت فرمائی جائے۔''

17۔ غلام محن کے زیادہ لاگت پذیر ہونے کی ایک صورت حال یہ بھی ہے جو اوپر بیان ہوئی ہے۔ قدما کی ایک دلچسپ حکایت کو استعمال کرتے ہوئے یہاں محن کار [غلام] کو اگر حیوان سے الگ کرنا ہو تو ہم یہ کہیں گے کہ محن کار آلۂ ناطق ہے، حیوان آلۂ نیم ناطق اور اوزار آلۂ صامت۔ لیکن وہ [غلام] خود حیوان اور اوزار دونوں کو اس بات کا احساس دلاتا ہے کہ وہ ان دونوں میں سے نہیں بلکہ ایک انسان ہے۔ وہ اپنے آپ کو کافی اطمینان کے ساتھ قائل کرتا ہے کہ وہ ایک الگ مخلوق ہے اور اس بات کا ثبوت فراہم کرنے کے لیے وہ جانوروں پر ظلم کرتا ہے اور اوزاروں کو توڑتا پھوڑتا ہے۔ پس پیداوار کے اس طریقے پر جو اصول آفاقی طور پر لاگو کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ ایسے اوزار اور آلات استعمال کیے جائیں جو بہت زیادہ بھدے اور بھاری بھرکم ہوں تاکہ انہیں صرف ان کے بے ڈھنگے پن کی بنا پر توڑا نہ جا سکے۔ میکسیکو کی خلیج پر واقع غلام ریاستوں میں خانہ جنگی کے بعد سے ہل قدیم چینی انداز میں بنائے جاتے تھے اور صرف طرح کے ہل وہاں پر موجود تھے جو زمین میں جھریاں بنانے کے بجائے مٹی کو سؤر یا چھچھوندر کی مانند الٹ پلٹ کر دیتے تھے۔ ملاحظہ ہو Conf. J. E. Cairnes کی کتاب: "The Slave Power," لندن 1862ء، ص. 46۔ Olmsted اپنی کتاب: "Sea Board Slave State," میں بتاتا ہے: ''مجھے وہاں پر ایسے اوزار دکھائے گئے کہ ہم میں سے کوئی بھی ذی ہوش شخص اُس مزدور کو جسے وہ معاوضہ ادا کرتا ہے [ان اوزاروں کے استعمال سے] اس کے کام میں رخنہ ڈالنے کی اجازت نہیں دے گا۔ اور میرا مشاہدہ ہے کہ ان کا کافی سے زیادہ وزن اور بھدا پن، بہ نسبت ہمارے عام اوزاروں کے، کام کو دس فی صد سے بھی زیادہ مشکل بنا دے گا۔ اور مجھ کو اس بات کی یقین دہانی کرائی گئی کہ غلام لازمی طور پر ان اوزاروں کو لاپرواہی کے ساتھ اور بے ڈھنگے انداز میں استعمال کرتے ہیں اس لیے اگر انہیں کم وزن کے اور اچھے اوزار مہیا کیے جائیں تو نفع بخش کاروبار ممکن نہیں، اور یہ کہ ایسے اوزار جو ہم اپنے مزدوروں کو مسلسل دیتے رہتے ہیں اور ان سے ہمیں نفع بھی حاصل ہوتا ہے، اگر ورجینیا کے غلہ کے کھیتوں کے مزدوروں کو مہیا کیے جائیں، چاہے وہ جس قدر کم وزن کے ہوں اور ان میں پتھر استعمال نہ ہوا ہو، ایک دن بھی سالم نہ رہیں گے۔ اسی طرح سے جب میں نے یہ پوچھا کہ فارم پر گھوڑوں کی جگہ خچر کیوں استعمال کیے جاتے ہیں تو اس کی جو پہلی وجہ بتائی گئی یہی وجہ اس میں سے معقول بھی معلوم ہوتی تھی، یہ کہ حبشی جیسا سلوک خچروں سے کرتے ہیں گھوڑے اس کو برداشت نہیں کر سکتے، وہ تو گھوڑوں کو بہت جلد لولا لنگڑا اور ناکارہ کر دیں گے جب کہ خچر ڈنڈوں سونٹوں کی سزا برداشت کر جاتے ہیں اور دو

دو چار چار دن بھوکے بھی رہ لیں گے اور ان کی صحت پر کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ نہ وہ اتنی جلدی زخمی ہی ہوں گے، اس کے علاوہ ان کو سردی بھی نہیں لگتی اور نہ وہ بیمار پڑتے ہیں چاہے ان کی نگہداشت نہ بھی کی جائے اور ان سے زیادہ کام بھی لیا جائے۔ لیکن مجھے تو اس کمرے کی کھڑکی کے آگے جانے کی بھی ضرورت نہیں جس میں بیٹھ کر لکھ رہا ہوں تاکہ حیوانوں کے ساتھ اس سلوک کو دیکھ سکوں جو تقریباً ہر وقت روا رکھا جاتا ہے اور یہ ایسا سلوک ہے کہ اگر شمالی امریکہ میں اگر کوئی اس انداز میں جانوروں کو ہنکارے تو ان کا مالک کاشت کار اس کو نوکری سے فوراً الگ کر دے۔

18۔ ہنر یافتہ اور غیر ہنر یافتہ محن میں فرق جزوی طور پر تو محض سراب نظر آتا ہے یا کم از کم یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ ایک ایسا فرق ہے جو کافی عرصے سے حقیقی نہیں رہا، اور جو محض ایک قدیمی رواج کی وجہ سے زندہ ہے، اور جزوی طور پر یہ فرق مزدور طبقے کے کسی گروہ کی بے بسی پر موقوف ہے۔ یہ ایک ایسی حالت ہے جو ان کو دوسری تمام مزدوروں سے مساوی معاوضہ لینے سے روکتی ہے۔ یہاں پر اتفاقی حالات اتنا اہم کردار ادا کرتے ہیں کہ محن کی یہ دونوں اقسام بعض وقت آپس میں جگہ بدل لیتی ہیں۔ مثال کے طور پر اُس مزدور طبقے کو لے لیجیے جس کی جسمانی حالت انتہائی خستہ ہے، یا نسبتاً نڈھال ہو چکی ہے، اور یہ صورت حال ان تمام ممالک میں ہے جن میں سرمایہ دارانہ پیداوار کی نظام بڑا ترقی یافتہ ہے۔ وہاں محن کی نچلی شکل کو عام طور پر ہنر یافتہ خیال کیا جاتا ہے جس میں اعصاب کا زیادہ استعمال درکار ہوتا ہے۔ اس کے مقابلے میں زیادہ نازک قسم کے محن کو غیر ہنر یافتہ محن قرار دے دیا جاتا ہے۔ اس سلسلے میں ہم اینٹیں چُننے والے کی مثال لیتے ہیں جس کو انگلستان میں ریشم بُننے والے کی محنت کی نسبت زیادہ بہت زیادہ اعلیٰ درجے کی تصور کیا جاتا ہے۔ یا مثال کے طور پر دھوتر کاٹنے والے ہی کو لیجیے جس میں سخت جسمانی مشقت درکار ہے، اور ساتھ ساتھ یہ کام غیر صحت مندانہ بھی ہے، تب بھی اس کو غیر ہنر یافتہ محن میں شامل کیا جاتا ہے۔ اس مقام پر ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ قومی محن کے میدان میں یہ نام نہاد ہنر یافتہ محن زیادہ بڑا دائرہ نہیں گھیرتی۔ لینگ Laing کا تخمینہ ہے کہ انگلستان (اور ویلز) میں 11,300,000 افراد کے روزگار کا دارومدار غیر ہنر یافتہ محن پر ہے۔ اب اگر 18,000,000 میں سے، جو انگلستان کی لینگ کے عہد کی آبادی ہے، ہم 1,000,000 افراد کو ہم منہا کر دیں جو ''اشرافیہ'' پر مشتمل ہے، اور 1,500,000 آبادی فقرا، خانہ بدوش، مجرم اور طوائف وغیرہ شامل ہوں، اور درمیانی طبقہ 4,650,000 افراد پر مشتمل ہو، اس صورت میں مذکورہ بالا 11,000,000 افراد ہی بچ رہتے ہیں۔ لیکن اس درمیانی طبقے میں لینگ نے چھوٹے درجے کے سرمایہ کاروں، حکام، اہلِ قلم، فنکاروں اور سکول ماسٹروں کو بھی شامل کر لیا ہے۔ اس درمیانی طبقے کی تعداد بڑھانے کی خاطر اُس نے اِن 4,650,000 میں فیکٹریوں کے زیادہ تنخواہ پانے والے ملازمین بھی شامل کر لیے ہیں، اور اینٹیں چننے

والے معمار بھی انہیں میں شامل ہیں۔ (S. Laing:"National Distress,"& c., London, 1844.) ''وہ بڑا طبقہ جو خوراک کو اپنے محن کے علاوہ کسی اور چیز سے نہیں خرید سکتا سب سے زیادہ تعداد میں ہوتا ہے۔''

(James Mill, in art.:"Colony," Supplement to the Encyclop. Brit., 1831.)

19۔ جہاں پر محن کا حوالہ قدر کے پیمانے کے بطور دیا جائے وہاں اس سے مراد لازماً ایک مخصوص نوعیت کا محن ہو گا...دوسری اقسام کے محن اس سے جو نسبتیں رکھتے ہیں ان کو باآسانی اخذ کیا جاسکتا ہے۔

("Outlines of Pol. Econ.," London., 1832, pp. 22 and 23.)

اس کتاب کو مارکسسٹس انٹرنیٹ آرکائیو marxists.org کے لیے ابن حسن نے ترتیب دیا۔

کمپوزنگ: **امتیاز حسین**، ابن حسن

اپنی رائے اور تجاویز کے لیے درج ذیل پتے پر رابطہ کریں۔

hasan@marxists.org